REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۲۷　　شمارہ ۴۲

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516

۱۶ ذوالقعدہ ۱۳۹۸ھ　　۱۹ اخاء ۱۳۵۷ ہش　　۱۹ اکتوبر ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۶ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۷۸ء کی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی طبیعت اب پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے۔ حضور تاحال لندن میں قیام فرما ہیں"۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۶ اخاء (اکتوبر) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال تاحال مدراس و کیرالہ کے جماعتی دورہ پر ہیں۔

احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر لمحہ آپ سب کا حافظ و ناصر رہے۔ اور آپ بخیریت واپس قادیان تشریف لائیں۔ آمین۔

قادیان میں جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمدللہ۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی اطاعت اور معرفت حاصل کرنیوالے لوگ تین درجوں میں منقسم ہیں

(۱) جو محض اجمالی علم رکھتے ہیں (۲) جو اُس کے احسانات کا مشاہدہ کر لیتے ہیں (۳) جو خدا سے ذاتی محبت رکھتے ہیں

"خدا تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے درحقیقت تین قسم پر منقسم ہیں۔ اوّل وہ لوگ جو بباعث محجوبیت اور رویتِ اسباب کے احسانِ الٰہی کا اچھی طرح ملاحظہ نہیں کرتے اور نہ وہ جوش ان میں پیدا ہوتا ہے جو احسان کی عظمتوں پر نظر ڈال کر پیدا ہوا کرتا ہے۔ اور نہ وہ محبت ان میں حرکت کرتی ہے جو محسن کی عنایاتِ عظیمہ کا تصور کر کے جنبش میں آیا کرتی ہے بلکہ صرف ایک اجمالی نظر سے خدا تعالیٰ کے حقوقِ خالقیت وغیرہ کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ اور احسانِ الٰہی کی اِن تفصیلات کو جن پر ایک باریک نظر ڈالنا اس حقیقی محسن کو نظر کے سامنے لے آتا ہے ہرگز مشاہدہ نہیں کرتے کیونکہ اسباب پرستی کا گرد و غبار مسبّبِ حقیقی کا پورا چہرہ دیکھنے سے روک دیتا ہے...... اس سے بڑھ کر ایک اور مرتبہ انسان کی معرفت کا ہے اور وہ یہ ہے کہ...... انسان کی نظر رویتِ اسباب سے بالکل پاک اور منزّہ ہو کر خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ہاتھ کو دیکھ لیتی ہے اِس مرتبہ کا انسان اسباب کے حجابوں سے بالکل باہر آجاتا ہے...... یہ رویت اس قسم کی صاف اور یقینی ہوتی ہے کہ وہ اپنے محسن کی عبادت کرنے کے وقت اس کو غائب نہیں سمجھتا بلکہ یقیناً اس کو حاضر خیال کر کے اس کی عبادت کرتا ہے۔ اسی عبادت کا نام قرآن شریف میں احسان ہے...... اس درجہ کے بعد ایک اور درجہ ہے جس کا نام ایتاءِ ذی القربیٰ ہے۔ اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ جب انسان ایک مدّت تک احساناتِ الٰہی بلا شرکت اسباب دیکھتا رہے اور اس کو حاضر اور بلا واسطہ محسن سمجھ کر اس کی عبادت کرتا رہے۔ تو اس تصوّر اور تخیّل کا آخری نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک ذاتی محبت اس کو جنابِ الٰہی کی نسبت پیدا ہو جائے گی...... وہ صرف احسانات کے تصوّر سے اس کی عبادت نہیں کرتا بلکہ اس کی ذاتی محبت اس کے دل میں بیٹھ جاتی ہے۔ جیسا کہ بچہ کو ایک ذاتی محبت اپنی ماں سے ہوتی ہے۔ پس اس مرتبہ پر وہ عبادت کے وقت صرف خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہی نہیں بلکہ دیکھ کر سچے عشّاق کی طرح لذّت بھی اُٹھاتا ہے اور تمام اغراضِ نفسانی معدوم ہو کر ذاتی محبت اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ وہ مرتبہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے لفظ ایتاءِ ذی القربیٰ سے تعبیر کیا ہے"

(نور القرآن نمبر ۲ صفحہ ۶۶)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اور قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے۔ اور زیادہ سے زیادہ احباب اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

مالک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر وپبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: ادارہ انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۹ اخاء ۱۳۵۷ ہجری شمسی

صد سالہ جوبلی منصوبہ اور نفلی عبادات کا رُوحانی پروگرام

۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ جوبلی منصوبہ کا پروگرام جماعت کے سامنے رکھا۔ اس عظیم منصوبے کے دو بڑے پہلو ہیں۔ ایک مالی قربانی سے تعلق رکھتا ہے۔ اور دوسرا نفلی عبادات کے رُوحانی پروگرام پر مشتمل ہے۔ اور ہر دو پہلو مارچ ۱۹۸۹ء تک ممتد ہیں۔ ۸ فروری ۱۹۷۴ء کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نفلی عبادات کا جو خصوصی پروگرام جماعت کے سامنے رکھا۔ اور اس سارے عرصہ میں اس پر عمل پیرا رہنے کی احبابِ جماعت کو تلقین فرمائی اُس کی یاد دہانی اور اس کی افادیت و اہمیت کو مستحضر کرنے کی غرض سے ہم ایک تجزیہ ذیل میں پیش کر رہے ہیں۔ کیونکہ نفلی عبادات کے اس روحانی پروگرام کا ایک ایک آئیٹم اپنے اندر بے شمار برکات لئے ہوئے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ایک تیر بہدف نسخہ ہے ـــــ! چنانچہ

(۱) مہینہ میں ایک نفلی روزہ رکھنے کا پروگرام جہاں تزکیۂ نفس کے لئے بہت [illegible]ی ہے وہاں اجتماعی طور پر یہ عبادت غلبۂ اسلام کے لئے [illegible] دُعاؤں کو [illegible]ن بہم پہنچا رہی ہے۔

(۲) روزانہ دو نفل ادا کرنے کی پابندی ہم جیسے کمزوروں کے لئے تو ایک نعمت [illegible]یر مترقبہ ہے۔ کیونکہ احادیث سے ثابت ہے کہ نوافل سے ہی (خواہ نماز ہو یا روزہ یا دیگر عبادات) ایک بندہ اپنے خدا کے قریب سے قریب تر ہوتا جاتا ہے۔ جیسا کہ بخاری شریف میں وارد ہے :-

"لا یزال یتقرّب عبدی بالنّوافل حتّٰی اُحبّہ فاذا احببتُہٗ کنتُ سمعہُ الّذی یسمع بہ وبصرہ الّذی یبصر بہٖ و یدہ الّتی یبطش بھا و رجلہ الّتی یمشی بھا ولئن سألنی لاعطینّہٗ ولئن استعاذنی لاعیذنّہٗ"

کہ اللہ نے فرمایا، ایک بندہ ہمیشہ ہی نوافل کے ذریعہ میرا اس قدر قرب حاصل کرتا رہے گا کہ وہ میرا محبوب بن جائے گا۔ اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سُنتا ہے۔ اُس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے کہ وہ دیکھتا ہے۔ اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے کہ وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے کہ وہ چلتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں اُسے عطا کرتا ہوں۔ اور اگر میری پناہ کا طلبگار ہو تو اپنی پناہ میں اُس کو لے لیتا ہوں۔

پس نوافل کی اس قدر برکات کی موجودگی میں اگر ہم اس مبارک تحریک کے نتیجہ میں کم از کم دو نفل روزانہ کے بھی پابند ہو گئے تو زہے نصیب !

(۳) سورۃ فاتحہ، حمد تعالیٰ کی حمد، خدا تعالیٰ سے استعانت اور صراطِ مستقیم کی ہدایت پر مشتمل ایک جامع دُعا ہے۔ اِس لئے ہر نماز، خواہ فرض ہو یا نفل کی ہر رکعت میں اس کا پڑھنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک انسان دن بھر میں جتنی بار بھی پڑھے کم ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سات آیات پر مشتمل اس جامع دُعا کا روزانہ کم از کم سات مرتبہ وِرد کرنے اور اس کے معانی و مطالب پر غور کرتے رہنے کی تاکید فرمائی ہے۔ جہاں تک سورۂ فاتحہ کے معانی و مطالب پر غور و فکر کرنے کا تعلق ہے، اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس واقعہ کو مستحضر رکھیئے۔ روایت آتی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پالکی میں بیٹھ کر قادیان سے بٹالہ کے سفر پر روانہ ہوئے۔ اور سفر شروع ہوتے ہی قرآن مجید کھول لیا۔ اور پانچ گھنٹے کے سفر کے بعد جب بٹالہ پہنچے تو صرف سورۂ فاتحہ آپؑ نے تلاوت فرمائی تھی ـــــ

سورۂ فاتحہ کی برکات کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"یہ عاجز اپنے ذاتی تجربہ سے بیان کرتا ہے کہ فی الحقیقت سورۂ فاتحہ مظہرِ انوارِ الٰہی ہے۔ اس قدر عجائبات اس سورت کے پڑھتے کے وقت دیکھے گئے ہیں کہ جن سے خُدا کے پاک کلام کا قدر و منزلت معلوم ہوتا ہے۔ اس سورۂ مبارکہ کی برکت سے اور اس کی تلاوت کے التزام سے کشفِ مغیبات اس درجہ تک پہنچ گیا کہ صدہا اخبارِ غیبیہ قبل از وقوع منکشف ہوئیں اور ہر ایک مشکل کے وقت اس کے پڑھنے کی حالت میں عجیب طور پر رفع حجاب کیا گیا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۴۷۷ حاشیہ ۱۱)

(۴) تسبیح و تحمید اور درود شریف و استغفار۔ تسبیح و تحمید پر مشتمل جو جامع الفاظ سکھائے گئے ہیں اس کی توصیف میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو کلمے ایسے ہیں جو زبان سے ادا کرنے میں بالکل سہل ہیں۔ لیکن میزان میں اُن کا وزن بھاری ہے۔ اور رحمٰن خدا کو بہت پیارے ہیں۔ اور وہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اگر معمولی سی کوشش سے ہماری زبان سے وہ کلمات ادا ہوتے رہیں جو رحمان خدا کو بہت پیارے ہیں تو اس سے بڑھ کر ہماری خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے ـــــ!

درود شریف کی فضیلت کے ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں :-

"میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لاانتہا نالیاں ہو جاتی ہیں۔ اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔

اور فرمایا۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہو اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے۔ تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔"

(اخبار الحکم جلد ۷ نمبر ۸ صک)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ !

استغفار۔ ایک کمزور انسان جو غلطیوں کا پُتلا ہے، جلدبازی جس کا خمیر ہے۔ قدم قدم پر لغزش ہے۔ سہو و نسیان ہے۔ ایسی صورت میں خدائے غفور و رحیم سے ہر لحظہ و ہر آن مغفرت طلب کرتے رہنا۔ اپنے گناہوں اور لغزشوں کی معافی طلب کرتے رہنا۔ ان کے بدعواقب سے محفوظ رہنے کے لئے دُعا مانگتے رہنا۔ اور ہر بلا و آفت سے حفاظت کی خُدا تعالیٰ سے درخواست کرتے رہنا کس قدر ضروری ہے۔ اس کے بیان کی کوئی حاجت نہیں۔

استغفار کی ضرورت و اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کا اقتباس پیشِ خدمت ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"(استغفار) لغت میں ایسے ڈھانکنے کو کہتے ہیں جس سے انسان آفات سے محفوظ رہے۔ اِسی وجہ سے مَغْفَر، جو خَود کے معنے رکھتا ہے اسی میں سے نکلا گیا ہے۔ اور مغفرت مانگنے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ جس بلا کا خوف ہے یا جس گناہ کا اندیشہ ہے خدا تعالیٰ اُس بلا یا اُس گناہ کو ظاہر ہونے سے روکے رہے۔ اور ڈھانکے رکھے ۔۔۔۔۔۔ اگر ہم جسمانی عالم میں مغفرت کا کوئی نمونہ تلاش کریں تو ہمیں اس سے بڑھ کر اور کوئی مثال نہیں مل سکتی، کہ مغفرت اس مضبوط اور ناقابل بند کی طرح ہے جو ایک طوفان اور سیلاب کے روکنے کے لئے بنایا جاتا ہے۔ پس چونکہ تمام زور تمام طاقتیں خدا تعالیٰ کے لئے مسلّم ہیں اور انسان جیسا کہ جسم کے رُو سے کمزور ہے، رُوح کے رُو سے بھی ناتوان ہے۔ اور اپنے شجرہ پیدائش کے لئے ہر ایک وقت اس لازوال ہستی سے آب پاشی چاہتا ہے جس کے فیض کے بغیر یہ جی ہی نہیں سکتا۔ اس لئے استغفار مذکورہ معانی کی رُو سے اس کے لازم حال

(آگے ص۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب کی راہیں معین کر دی ہیں انہیں اختیار کر کے ہی الٰہی قرب و رضا کا مقام حاصل کیا جا سکتا ہے

قرب الٰہی کی یہ راہیں تین ہیں (۱) علم و عرفان (۲) حقوق اللہ کی ادائیگی (۳) مکارم شریعت کے مطابق بنی نوع سے حسن سلوک

ان تین محاذوں پر کامیاب مقابلہ کے بعد قرب الٰہی کے نتیجہ میں وہ کامیابی نصیب ہوتی ہے جس سے بڑھ کر کامیابی کا تصور ممکن نہیں!!!

ازسیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۱ ہجرت ۱۳۵۵ ہش مطابق ۲۱ مئی ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ:

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی:-

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (المائدہ: ۳۶)

اس کے بعد فرمایا:-

اس دنیا میں ہر انسان فلاح اور کامیابی کی خواہش اور تمنا رکھتا ہے لیکن ہر انسان فلاح اور کامیابی کو حاصل نہیں کیا کرتا اور نہ ہر انسان کو ان راہوں کا علم ہوتا ہے یا اپنے طور پر ہوتا ہے جو راہیں کہ کامیابی کی طرف لے جانے والی اور ناکامیوں کے دروازے بند کرنے والی ہیں۔ مثلاً بہت سے لوگ بددیانتی اور کرپشن (CORRUPTION) کے ذریعہ سے کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں بہت سے لوگ جھوٹ بول کر اپنے مقاصد کو حاصل کرنا چاہتے ہیں، بہت سے لوگ مال حرام کے ذریعہ کامیابیاں پانا چاہتے ہیں۔ اسی طرح بیسیوں ایسی مثالیں دی جا سکتی ہیں کہ انسان راہ (مستقیم) سے بھٹک جاتا ہے اور ان راہوں کو اختیار کرنے لگتا ہے جو کامیابی کی طرف نہیں لے جاتیں بلکہ ناکامی کی طرف لے جانے والی ہیں۔ دنیا میں بے شمار ایسی مثالوں کا پایا جانا (یعنی جن کا انسان شمار نہیں کر سکتا) اور دنیا کے ان حصوں میں بھی پایا جانا جن کے رہنے والے دنیا میں بہت عقلمند سمجھے جاتے ہیں ہمیں یہ بتاتا ہے کہ انسان اپنی کوشش اور اپنی عقل سے

فلاح اور کامیابی کے حصول کے ذرائع

کو معلوم نہیں کر سکتا بلکہ اس کے لئے آسمانی ہدایت کی ضرورت ہے۔

قرآن کریم نے کامیابیوں کے حصول کے لئے متعدد جگہ مختلف پہلوؤں سے صداقت اور ہدایت کی راہوں کی نشاندہی کی ہے اور ان راہوں کو روشن کیا ہے اور ان کی طرف انسان کی راہنمائی کی ہے اور ان کی برکتوں کی طرف انسان کو متوجہ کیا ہے۔ اس وقت جو مختصر سی آیت میں نے پڑھی ہے اس میں اس سلسلہ میں ایک حسین مضمون بھی بیان ہوا ہے "بھی" میں اس لئے کہتا ہوں کہ قرآن کریم کے بہت سے بطون ہیں اور ہر بطن اس کے حسن کو دوبالا کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری حقیقی کامیابی اس بات میں ہے کہ تم ان راہوں سے پرہیز کرتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ان بد عقائد اور بداعمال سے بچتے ہوئے جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور قہر نازل ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے حضور وہ چیز پیش کرو جو اسے پسند ہو اور اس کی پناہ میں آجاؤ، اپنی حفاظت کے لئے اسے اپنی ڈھال بنالو اور اسے

اپنی کامیابی کا ذریعہ بنالو

تو تب تم کامیاب ہو گے اور ایک ایسی کامیابی تمہیں حاصل ہو گی جس سے بڑھ کر کسی کامیابی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ہے فلاح کے معنی عربی میں عظیم کامیابی کے ہوتے ہیں۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو ناکامیوں سے بچنے میں اپنی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ کو اپنی پناہ بنالو اور اس کو اپنی ڈھال بنالو وابتغوا الیہ الوسیلۃ اور ڈھال اس طرح بناؤ کہ اس کے قرب کی راہوں کو تلاش کرو زبانی دعووں سے تو اللہ تعالیٰ کسی کی ڈھال نہیں بن سکتا بلکہ اس کے قرب کی راہیں معین ہیں اور ان معین راستوں کو اختیار کر کے ان راہوں پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ انسان کو اس مقام تک پہنچا دیتا ہے۔ جو مقام کہ اس کے قرب کا مقام اور اس کی رضا کا مقام ہے۔

وَسِیْلَة کے لئے تین طریقے بیان کئے گئے ہیں اور وہ اس مضمون کو ظاہر کرتے اور اس کو نمایاں کرتے ہیں "وسیلہ" کے معنے ہیں خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنا اور اس کے لئے جو راہ اور جو ذریعہ ہے وہ ایک تو علم و معرفت ہے اور دوسرے عبادت ہے اور تیسرے ہے مکارم شریعت کو اختیار کرنا جیسا کہ دوسری جگہ بتایا ہے علم و معرفت، خدا تعالیٰ کی ذات کو پہچاننا اور اس کی صفات کا عرفان رکھنا بہت ضروری ہے اور پھر اس کے نتیجہ میں جو تقاضے پیدا ہوتے ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے اور مکارم کے لباس میں خود کو ملبوس کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے اِبْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ "قرب" اور "وسیلہ" کے حصول کے لئے جو راستہ اور سبیل ہے وہ تین قسم کی ہے ایک تو صحیح روحانی علم کا حاصل ہونا معرفت کا حاصل ہونا، دوسرے خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر اس کی عبادت کرنا اور تیسرے شریعت حقہ اسلامیہ کے مکارم کو اختیار کرتے ہوئے اپنی روح اور اپنے ذہن اور اپنے عمل اور اپنے عقیدہ میں حسن پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔ ان تین چیزوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ انسان کی ڈھال بن جاتا ہے۔ اور اسے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔

اگر انسان کو

خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت

نہ ہو تو اس نے خدا کو پہچانا ہی نہیں اس لئے اس کے قرب کی راہوں کی تلاش وہ صحیح معنوں میں کر ہی نہیں سکتا اسی لئے آپ کو دنیا میں ایسے لوگ بھی نظر آئیں گے جو زبان سے تو یہ دعویٰ کر رہے ہوں گے کہ وہ خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرتے ہیں اور اس کی وحدانیت کی معرفت رکھنے والے ہیں لیکن وہی لوگ جب مقبروں میں جاتے ہیں تو قبروں کو سجدہ کرنے لگ جاتے ہیں اور جب اپنے بزرگوں کے پاس جاتے ہیں تو انہیں ارباب سمجھنے لگ جاتے ہیں اور ان کی پرستش شروع کر دیتے ہیں ہزار بت انہوں نے اپنے سینوں میں سجائے ہوئے ہیں اور ہزار بت کے گرد ان کا طواف ہے اور زبان سے یہ دعویٰ بھی ہے کہ ہم خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والے ہیں۔ یہ تضاد ہمیں اس لئے نظر آتا ہے کہ بنیادی طور پر انہیں خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں اور چونکہ انہیں خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا اس کے احد ہونے کا عرفان ہی حاصل نہیں اس لئے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی معرفت اور اس کا علم جن باتوں کا تقاضا کرتا ہے وہ ان کو پورا نہیں کرتے اور پورا کر ہی نہیں سکتے کیونکہ انہیں علم ہی نہیں۔

خدائے واحد و یگانہ کی معرفت

ہے کہ انسان پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ رب ہے نیز قرآن کریم نے دوسری بہت ساری صفات بیان کی ہیں جن کا تعلق انسان کی زندگی کے ساتھ ہے۔ ان میں سے بعض بنیادی ہیں اور بعض ان سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ کہا کہ میری صفات کا مظہر بننے کی کوشش کرو اور میری صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھاؤ۔ اب اگر انسان رب کی ربوبیت کا علم ہی نہیں رکھتا، اسے اس کی معرفت ہی حاصل نہیں اس "رنگ" کو وہ پہچانتا ہی نہیں تو اپنی ذات پر اور اپنی صفات پر وہ اس رنگ کو کیسے چڑھائے گا یہ واضح بات ہے کوئی گہری اور دقیق بات نہیں ہے کہ جب تک رنگ کی پہچان نہیں اس رنگ کو اپنے اوپر چڑھایا ہی نہیں جا سکتا اب ربوبیت رب العٰلمین کا تقاضا یہ ہے کہ جہاں تک انسان کی طاقت ہو وہ ہر مخلوق کی نشوونما کے سامان پیدا کرنے کی کوشش کرے جہاں تک کہ انسان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے تو رب ہونے کی حیثیت سے اگر کسی چیز کو پیدا کیا تو اسے قویٰ اور طاقتیں بھی دیں اور ان کی

نشوونما کے سامان

بھی پیدا کئے پس جو شخص صفت رب العٰلمین کی معرفت اور علم رکھتا ہے وہ تو یہی رنگ اپنے اوپر چڑھائے گا اور وہ کسی شخص کو اس کے حق سے محروم نہیں کرے گا۔ لیکن جو شخص اس صفت کا ہی علم نہیں رکھتا اسے اس کی معرفت ہی حاصل نہیں وہ اس کے مطابق عمل نہیں کر سکتا اور یہ بنیادی حکم کہ میری صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھاؤ اور اس کے مطابق دنیا سے یعنی اپنے بھائی بندوں سے اور دوسری مخلوق سے سلوک کرو وہ اس کے مطابق عمل نہیں کر سکتا۔

پس خدا تعالیٰ کو اپنی حفاظت کے لئے ڈھال بنانے، خدا تعالیٰ کے قرب کی راہیں حاصل کرنے کے لئے اس کی پناہ میں آجانے اور خدا تعالیٰ کے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل کرنے کے لئے جو ذریعہ ہے اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ کہ اس وسیلہ کو تلاش کرو جو خود خدا تعالیٰ نے تمہارے سامنے رکھا ہے اور میں نے بتایا ہے کہ وہ تین باتیں ہیں ان میں سے پہلی بات علم اور معرفت اور عرفان کا حصول ہے علم نقلی اور سماعی بھی ہے یعنی روایت اور پہلوں کے مشاہدے سے انسان علم حاصل کرتا ہے اور پہلوں کے مشاہدات اور ان کے تجربوں کے نتائج سے غفلت برت کر خود کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرتا اور ایک اس کا اپنا مشاہدہ ہے وہ بھی علم کا ذریعہ بنتا ہے اسی واسطے قرآن کریم نے کہا ہے کہ تقویٰ کوئی مختصر اور چھوٹا سا مقام نہیں ہے کہ جہاں تک پہنچ گئے اور بس بلکہ

تقویٰ کے بے شمار مدارج ہیں

اور انسان درجہ بدرجہ تقویٰ میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے اسی لئے قرآن کریم کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ کوئی شخص تقویٰ کے کسی مقام پر بھی پہنچ جائے اگر اس نے اپنے تقویٰ کو قائم رکھنا ہے اور تقویٰ کی منازل میں ترقیات کا حصول کرنا ہے تو وہ قرآن کریم سے بے تعلق نہیں ہو سکتا۔ پس خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی رضا کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ کی صفات کا علم حاصل کرنے کے متعلق ہمارے گھروں میں باتیں ہونی چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی تفصیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی صفات کے اصولی پہلوؤں کے متعلق بھی اور ان کے تفصیلی پہلوؤں کے متعلق بھی اپنی کتب میں اور تقاریر اور ملفوظات میں بیان کیا ہے لیکن ہم اس سے غفلت برتنے لگ جاتے ہیں۔ ہمارے ماحول میں، ہماری مجالس میں اور ہمارے گھروں میں خدا تعالیٰ کی صفات کا ذکر ہونا چاہئے۔ خدا تعالیٰ ہی اپنی صفات اور ذات کے متعلق ہمیں بتا سکتا ہے کوئی دوسرا نہیں بتا سکتا۔ پس جس رنگ میں

خدا تعالیٰ نے اپنی ذات و صفات کا ذکر قرآن کریم میں بیان کیا اور جس رنگ میں اس کی تفسیر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تفسیر کے مطابق ان باتوں کو ہمارے سامنے رکھا۔ ان کا ذکر بڑوں میں، چھوٹوں میں، مردوں میں اور عورتوں میں ہوتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ اگر یہ پہلو یعنی خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کے متعلق علم اور معرفت رکھنا جو کہ پہلا پہلو اور بنیادی چیز ہے اگر یہ نہ ہوگا تو اتقوا کا جو حکم ہے کہ

خدا کی پناہ میں آجاؤ

اور اپنی ترقیات کے لئے اور اپنی جنتوں کے حصول کے لئے اسی کے قرب کو حاصل کرو یہ حکم پورا نہیں ہو سکتا۔ اس علم کے نتیجہ میں پھر آگے دو چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک عبادت ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور انسان کا سر جھک جاتا ہے اس کو ہم حقوق اللہ کی ادائیگی کہتے ہیں اور دوسرے مکارم شریعت پر عمل کرتا ہے۔

الغرض "وسیلہ" کے لئے یعنی قرب الٰہی کے حصول کے لئے تین باتیں بتائی گئی ہیں ان میں سے پہلی بات علم ہے یعنی خدا تعالیٰ اور اس کی صفات کی معرفت اور عرفان اور ان صفات کے جلووں پر غور کرنا جو اس نے انسان کے سامنے اپنے کلام میں ظاہر کئے اور جو خدا تعالیٰ اپنے اس تعلق میں ظاہر کرتا ہے جو اس کے نیک بندے اس سے حاصل کر سکتے ہیں۔ مثلاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے اس پر غور کرنے سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ کتنا پیار کرنے والا ہے۔ خدا تعالیٰ کس رنگ میں ربوبیت کا مظاہرہ کرنے والا ہے اور خدا تعالیٰ کس طرح اپنی رحمانیت کے جلوے انسان پر ظاہر کرنے والا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ اور اس معرفت اور عرفان کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک تو حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف ہمیں توجہ ہوتی ہے اور ہم عبادت کو اس کے پورے حقوق کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور دوسرے بنی نوع انسان کے آپس کے تعلقات میں شریعت محمدیہ اور شریعت حقہ اسلامیہ کے مکارم کو اپنانے اور خدا کے پیدا کردہ انسان کے ساتھ احسن سلوک کرنے کی طرف ہمیں توجہ ہوتی ہے حسن سلوک کا حکم

قرآن کریم کی شریعت

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور ارشادات میں ہمیں نظر آتا ہے یعنی "وسیلہ" یعنی خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کی جو راہ ہے اس کے تین طریقے بتائے گئے ہیں، تین راہوں کی تعیین کی گئی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے قرب تک لے جانے والی ہیں۔ ایک علم ہے یعنی معرفت اور عرفان دوسرے اس کا تقاضا عبادت اور حقوق اللہ کی ادائیگی ہے اور تیسرے مکارم شریعت کے مطابق انسان کے ساتھ حسن سلوک اور خدا تعالیٰ کی دوسری مخلوق کے ساتھ وہ برتاؤ کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں کہا ہے کہ ہونا چاہئے اور جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور ارشادات میں ہمیں نظر آتا ہے۔

یہ تین باتیں جو اس "وسیلہ" کے اندر آتی ہیں اس کے تین دشمن ہیں۔ اور جس وقت انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو یہ اس کی راہ میں روک بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم رسول اور کامل اور مکمل شریعت لے کر دنیا کی طرف آیا، ایک ایسی شریعت لے کر جس نے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا اتمام کر دیا اور ان کی تکمیل کر دی تو اس کے بعد یہ ہوا کہ کوئی مقابلے میں کھڑا نہیں ہوا۔ بلکہ اس کے بعد یہ ہوا کہ رؤساء مکہ نے اپنی میانوں سے تلواریں نکال لیں وہ یہ سمجھے کہ شاید تلوار کے ساتھ ہم خدا تعالیٰ کے اس سلسلہ کو۔ خدا تعالیٰ کے اسلام کو خدا تعالیٰ کی کامل اور مکمل شریعت کو اور اس

کامل اور مکمل شریعت کے لانے والے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناکام اور نامراد کر دیں گے انہوں نے یہ سمجھا اور انہوں نے تلواریں نکال لیں لیکن اسلام کو ناکام کرنے کے لئے صرف

تلوار کے ذریعہ ان کی مادی طاقت کا مظاہرہ ہی تو نہیں ہوا۔ صرف تلواریں ہی نیاموں سے نہیں نکلیں ... کمانوں پر چلے نہیں چڑھائے گئے اور ان پر تیر نہیں رکھے گئے صرف نیزوں کی انیوں کو تیز نہیں کیا گیا، صرف گھوڑوں کی پرورش نہیں کی گئی بلکہ ... سامان بہم پہنچا کر انہوں نے مسلمانوں کے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا تمام ... ظاہری دشمن تھے۔ ساتھ ساتھ ایک مخفی دشمن بھی مقابلہ پر آ گیا۔

مذہب کی اصطلاح

میں اس کو شیطان کہتے ہیں۔ شیطان اپنا کام کافر کے ذریعے بھی کرتا ہے اور شیطان اپنا کام ... کے ذریعہ بھی کرتا ہے وہ دلوں میں وسوسے بھی ڈالتا ہے وہ جھوٹی افواہیں پھیلاتا ہے وہ غلط باتیں منسوب کرتا ہے خدا تعالیٰ کی وحی میں جو لکھے ہیں۔ قرآن کریم میں جو الفاظ آئے ہیں وہ ان کو اپنی جگہ سے ہلا کر اور مذہب کو بدل کر دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے اور انسان کے دل میں غلط فہمیاں پیدا کرتا ہے اور پھر انسان کے اندر بشری کمزوریاں ہیں۔ یہ صداقت اور خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں چھوٹے جانے والوں کا تیسرا دشمن ہے جو کھڑا ہوتا ہے۔ ہر شخص کا اپنا نفس ہے۔ اسی واسطے قرآن کریم نے کہا وجاھدوا فی سبیلہ امام راغبؒ کہتے ہیں کہ اس جہاد اور مجاہدہ میں تینوں دشمنوں کا مقابلہ آجاتا ہے۔ ظاہری دشمن کا بھی، شیطانی وساوس کا بھی اور اپنے نفس کی کمزوری کا بھی (جو کہ شہوتِ دنیا کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور دنیا کے لالچ کی طرف پھسلتا اور تباہی کے سامان پیدا کرتا ہے) پس جہاں خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کا عرفان حاصل کرنا ضروری ہے اور قرآن کریم نے اسے بیان کیا وہاں اس کے مقابلہ میں تین دشمن بھی ہیں ایک نے کہا کہ اس ... دیں گے تمہارا اگر تم نے نمازیں پڑھیں چنانچہ مکی زندگی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک لمبا عرصہ چھپ چھپ کر خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے اور وہ معرفت اور علم ... اتنا عظیم علم، اتنا حسین علم۔ ایک علم جس کے اندر انسان کی بڑی زبردست طاقتیں ہیں اس کے متعلق ظاہری دشمن نے بھی اعلان کیا کہ یہ تو کوئی نئی چیز نہیں ہے اور اس کی طاقت کوئی طاقت نہیں ہے۔ ان کے خیال میں یہ روحانی علم ایسا تھا کہ جسے تلوار کی دھار کاٹ سکتی تھی۔ تلوار کی دھار مادی چیزوں کو کاٹا کرتی ہے اور جو روحانی قوتیں اور طاقتیں ہیں انہیں تلوار کی دھار اور انہیں تیر خواہ وہ کسی قدر طاقتور کمان سے ہی کیوں نہ چھوڑے جائیں اور انہیں نیزہ کی انی نہیں کاٹا کرتی وہ علم تو اپنی جگہ

قائم رہنے والی روحانی قوت

ہے لیکن انہوں نے اپنے زعم میں یہی خیال کیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے چند ایک ہیں شاید ان کی گردنیں اڑا کر خدا تعالیٰ کے سلسلہ کو ختم کر دیں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس ظاہری دشمن کا بھی مقابلہ کرنا ہے۔ جب وہ ظاہری اور مادی سامان لے کر آئے تمہیں ظاہری اور مادی سامان لے کر مقابلہ میں جانا چاہیئے خواہ اس کے مقابلہ کے لئے تمہارے پاس ظاہری اور مادی سامان ان کی طاقت کے مقابلہ میں سو میں سے ایک بھی نہ ہوں یا ہزار میں سے ایک بھی نہ ہوں یا لاکھ میں سے ایک بھی نہ ہو لیکن اگر تمہیں کہا جائے کہ خدا تم یہ کہتا ہے کہ ان مادی سامانوں کا مقابلہ مادی سامانوں سے کرو تو تم ان کا مقابلہ کرو۔ یہ ظاہری، مادی طاقت جو بعض دفعہ بیرونی انسانوں کے ہاتھ میں ہمیں نظر آتی ہے اس کو ناکام کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے غیر مادی روحانی طاقتیں بھی پیدا کی ہیں اور یہی چیز ہے جو مومن مسلم انسان کی طاقت ثابت کرتی ہے لیکن اس وقت میں اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ غرض پہلے مفسرین نے بھی کہا ہے کہ جاھدوا فی سبیلہ میں تینوں دشمنوں کا ذکر آتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تینوں کی طرف اشارہ کیا ہے اور پہلوں سے بھی زیادہ تفصیل کے ساتھ اور بہت زیادہ حسن کے ساتھ اور بہت زیادہ موثر طریقے پر اور بہت زیادہ قائل کرنے والے بیان کے ساتھ دنیا کو بتایا ہے۔

جاھدوا فیہا میں جس دوسرے مخالف سے مقابلہ کرنے کا ذکر آتا ہے وہ ہے

شیطانی کوششوں کا مقابلہ

شیطان چھپی ہوئی راہوں سے آتا اور خدا کے دین کو کمزور کرنے کی کوشش کرتا ہے مثلاً پچھلے چودہ سو سال سے یہودی اور عیسائی اسلام کے خلاف وساوس پیدا کرنے کی انتہائی کوشش کرتے چلے آرہے ہیں لیکن پچھلے چودہ سو سال میں اسلام میں ترقی اور تنزل کا اتار چڑھاؤ نظر آتا ہے۔ لیکن کوئی زمانہ ایسا نہیں ہوا کہ جس میں خدا تعالیٰ کے لاکھوں محبوب بندوں نے اسلام کی شمع کو روشن نہیں رکھا۔ یہ روشنی کبھی تیز تھی اور کبھی کم اس سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن اس حقیقت کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ قریہ قریہ اور گاؤں گاؤں اور ملک ملک ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے جنہوں نے اسلام کی شمع کو بجھنے نہیں دیا۔ یہاں تک کہ پھر مہدی علیہ السلام بطور مہدی کی حیثیت سے دنیا کی طرف مبعوث ہو کر آگئے اور اب خدا تعالیٰ کے اس بندے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرزند کے ذریعہ سورج (صلی اللہ علیہ وسلم) سے لی ہوئی روشنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور آپ سے لی ہوئی روشنی ساری دنیا میں پھیلانے کا کام شروع ہو چکا ہے اور یہ ہر شخص کو نظر آرہا ہے۔ عیسائیوں کو بھی اب نظر آرہا ہے کہ اسلام کی روشنی ان جگہوں پر پہنچ گئی جن کے متعلق ان کو خیال بھی نہیں تھا کہ اسلام کبھی ان کے اندھیروں کو چیرتا ہوا (پہنچے گا)

روشنی کی شعاعوں کے ساتھ

ان اندھیروں کے بعض مقامات کو منور کرنا شروع کر دے گا بہر حال جاھدوا فی سبیلہ میں یہ بھی حکم ہے کہ شیطانی وساوس اور اعتراضات کا مقابلہ بھی اپنی انتہائی کوشش کے ساتھ کرو پھر انسان کا اپنا ہی نفس اس کا اپنا ہی شیطان بن جاتا ہے اور اپنا ہی نفس اپنے ہی نفس کو خدا تعالیٰ سے دور لے جانے کی کوشش میں لگ جاتا ہے اور دنیا کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور دنیا جو کسی سے وفا نہیں کرتی اس کی خاطر وہ اس کو جس سے بڑھ کر کوئی وفا کرنے والا نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کو وہ چھوڑ دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں اس دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی ہمیں ہدایتیں دی ہیں جنہیں ایک مسلمان کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

غرض خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر میرے قرب کے حصول کے لئے معرفت اور عبادات اور مکارم اخلاق و مکارم شریعت حقہ اسلامیہ کی راہوں کو اختیار کرو گے تو تمہارے لئے قرب کے دروازے کھولے جائیں گے۔ لیکن یہ نہ سمجھنا کہ تمہاری اس کوشش میں جو تم خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے لئے کر رہے ہو گے تمہارا کوئی مخالف نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کوشش میں تمہارا مخالف ظاہری دشمن بھی ہوگا۔ اور چھپا ہوا دشمن بھی ہوگا اور تمہارا اپنا نفس بھی ہوگا ان

تین محاذوں پر

اگر تم نے اپنی فلاح کی خاطر کامیاب مقابلہ کر لیا تو تمہاری حرکت خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے جن تین راہوں کے متعلق بتایا گیا ہے ان تین راہوں پر جاری رہے گی اور آگے بڑھتی رہے گی اور تم خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کر لو گے اور تمہیں وہ کامیابی نصیب ہوگی جس سے بڑھ کر کوئی کامیابی تصور میں نہیں آسکتی تم ان لوگوں کی طرح اور ان انسانوں کی طرح نہیں ہو گے جو کوشش تو کرتے ہیں مگر غلط اور وہ ناکام ہو جاتے ہیں تم ان انسانوں کی طرح نہیں ہو گے جن کی فطرت میں فلاح کی خواہش اور تمنا تو رکھی گئی ہے۔ لیکن ان کی فطرت اپنے اس فطری جذبہ اور فطری خواہش کو پانے میں ناکام رہتی ہے بلکہ تمہاری فطرت کا تم سے جو مطالبہ ہے تم اس مطالبہ کو پورا کرنے والے ہو گے اور خدا تعالیٰ کی رضا کو تم حاصل کرنے والے ہو گے۔

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کی قسمت میں یہ فلاح مقدر ہو جائے جس کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔"

(الفضل ۲۴ر ستمبر ۱۹۷۸ء)

اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

(۱) اہلیہ محترم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم

ازمحترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مؤلف اصحاب احمد قادیان

محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (اہلیہ محترم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم سابق مبلغ مصر و ایڈیٹر الحکم و مصنف سیرۃ ام المؤمنین رضی) بعد ہجرت کراچی میں مقیم تھیں چند روز قبل وفات پاگئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۲۵ دسمبر ۱۹۲۲ء میں لجنہ اماء اللہ کی بنیاد اس مقصد سے رکھی تھی تاکہ طبقۂ خواتین کی تنظیم عمل میں لائی جائے اور وہ سلسلہ احمدیہ کا فعال حصہ بن سکیں ابتداء میں حضرت سیدہ ام المؤمنین، حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ، حضرت سیدہ امۃ الحئی صاحبہ (یعنی دونوں حرم محترم حضرت المصلح الموعودؓ) حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت سیدہ ام داؤد صاحبہ سمیت، کل چودہ ممبرات پر مشتمل یہ انجمن تھی اور حضورؓ خود ان میں آکر تقریر فرماتے مشورے دیتے اور نگرانی فرماتے تھے ۱۹۲۳ء میں حضور نے چھ بیرونی شہروں میں بھی لجنہ کے قیام کی ہدایت فرمائی لجنہ کے ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۳۰ء کی ابتداء تک ان ابتدائی ممبرات سمیت قادیان میں صرف انچاس ممبرات تھیں اس وقت تک اس کی ممبری کو عام نہیں کیا گیا تھا۔ تا پوری طرح تربیت ہوسکے ان بعد کی ممبرات میں محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ مرحومہ کا نام بھی شامل تھا۔

بعد میں ۱۷ مارچ ۱۹۲۵ء میں حضورؓ نے دار المسیح میں ایک مدرسۃ الخواتین کا افتتاح فرمایا سلسلہ کے بزرگان اس تقریب میں شریک کئے گئے تھے۔ حضور نے خواتین کی تعلیم کی اہمیت بیان فرمائی۔ ابتداء میں طالبات کی تعداد صرف تیرہ تھی جن میں حضور کے دونوں حرم حضرت سیدہ اُمّ ناصر صاحبہؓ اور حضرت ام طاہر صاحبہؓ بھی شامل تھیں اور بعد شادی حضور کے دیگر دو حرم حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہؓ اور حضرت سیدہ ام وسیم) عزیزہ بیگم صاحبہؓ بھی شامل ہوئیں۔ کچھ عرصہ بعد مزید چودہ طالبات کا اضافہ ہوا تھا۔ ان میں محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ شامل تھیں۔

اس مدرسہ کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ ایک تعداد کو اعلیٰ تعلیم دے کر خواتین میں مزید تعلیم پھیلانے کے لئے تیار کیا جاسکے۔ اس زمانہ میں نصرت گرلز سکول ابھی بالکل ابتدائی حالت میں تھا۔ بعد تعلیم ان خواتین میں سے اکثر کو خوب خدمت دین اور اس علم کی اشاعت کرنے کا موقعہ ملا حضورؓ خود براہ راست اس مدرسۃ الخواتین کی نگرانی فرماتے تھے۔ اور تقریر بھی فرماتے تھے۔ اور اس میں حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ، حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ (مبلغ ماریشس) حضرت ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے (سابق مہر سنگھ) اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ اور حضرت ماسٹر محمد طفیل خاں صاحب جیسے بزرگ تعلیم دیتے تھے۔ دینیات۔ عربی۔ صرف و نحو۔ منطق۔ فقہ۔ انگریزی۔ تاریخ جغرافیہ کے مضامین کی تعلیم دی جاتی تھی۔ تقریر کرنے کی مشق کرائی جاتی تھی۔ حفظانِ صحت پر مکرم ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب کے لیکچر بھی کروائے جاتے تھے۔ چند سال تک جب تک اس مدرسہ کی ضرورت باقی رہی اسے کو قائم رکھا گیا تھا۔

محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کو تحریک چندہ خاص ایک لاکھ میں پانچ روپیہ دینے کا موقعہ ملا (الفضل ۲۸/۲/۲۵ ص۸) اس زمانہ میں یہ رقم آجکل کے ایک صد روپیہ کے ہم پلہ تھی حضرت مصلح موعودؓ کی آمدنی فنڈ میں بھی آپ نے حصہ لیا تھا۔ (الفضل ۱۹/۷/۲۸ ص۸ کالم ۱) آپ کے خاوند ۱۹۳۲ء میں وفات پاگئے تھے آپ نے ۴۴ سال عرصہ بیوگی میں اور اپنی اولاد کی نگرانی اور خدمت میں گذارے آپ بہت دعائیں کرنے والی اور صاحب رؤیا و کشوف تھیں احباب ان کی مغفرت اور رفع درجات کے لئے اور انکی اولاد کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ ان کی ایک ہمشیرہ سکندرآباد میں محترمہ صداقت بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مسیح الدین الہ دین صاحب مرحوم ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے ۱۹ ستمبر کو بعد نماز جمعہ دیگر جنازوں کے ساتھ آپ کا جنازہ غائب بھی پڑھایا

(۲) محترم محمد صالح الہ دین صاحب

محترم محمد صالح الہ دین صاحب کا قیام لاہور میں تھا اور آپ کی شادی حضرت نواب محمد دین خان صاحبؓ کی پوتی (دختر حضرت چوہدری محمد شریف صاحبؓ ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت ساہیوال) سے ہوئی ہوئی تھی۔ شاہ نواز لمیٹڈ واقع مال روڈ لاہور میں ایک شعبہ کے سربراہ کے طور پر باعزت کام آپ کو میسر تھا۔

کچھ عرصہ سے آپ عارضہ قلب میں مبتلا تھے۔ علاج باقاعدگی سے جاری تھا ۱۱ رماہ رمضان (مطابق ۱۷ اگست ۱۹۷۸ء) کو نماز مغرب ادا کرنے کے لئے آپ کرسی پر تیار بیٹھے تھے اور آپ کی خالہ جان محترمہ زینب صاحبہ (بیگم محترم حسن صاحب ریٹائرڈ کمشنر) آپ کے پاس سے اُٹھ کر باغ کا تازہ پھل لانے گئی تھیں واپس آئیں تو دیکھا کہ محترم محمد صالح صاحب سر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑے ہوئے ہیں سر اُٹھانے پر دیکھا کہ آپ کی آنکھیں پتھرا چکی ہیں۔ دو ڈاکٹروں نے ٹیکہ لگایا اور دل کی مالش کی لیکن تقدیر غالب آچکی تھی اور عبادتِ الٰہی پر تیار ہونے پر آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے دربارِ الٰہی میں پہنچ چکی تھی انا للہ وانا الیہ راجعون اس طرح آپ کا نیک خاتمہ ہوا۔ آپکی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ اور قادیان میں آپ کا جنازہ غیب پڑھا گیا۔

مرحوم کی بیگم صاحبہ محترمہ دو بچوں کے لئے اور مرحوم کے بوڑھے والدین (محترم فاضل بھائی الہ دین صاحب اور محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ ساکنان حیدرآباد) کے لئے یہ صدمہ اس لئے بھی بھاری ہے کہ مرحوم کی عمر ابھی زیادہ نہ تھی دونوں ہندو پاک ممالک میں آمدورفت اور قیام بسہولت میسر نہیں آسکتا۔ ہمدرد اقارب کی ملاقات سے غمگساری ہو جاتی ہے اور غم ہلکا ہو جاتا ہے۔

مجھے ذاتی طور پر آپ سے تعارف تھا گذشتہ سفر پاکستان میں ان سے ملاقاتیں ہوئیں ایک بار مسجد دار الذکر میں، تو خط وکتابت بھی رہی۔ آپ اپنے نانا حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین رضی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دینی شغف رکھتے تھے۔ سنجیدہ طبع، خادمانِ دین کا احترام رکھنے والے امور خیر میں تعاون کرنے والے اور احمدیت کے ہونہار نونہال تھے گذشتہ سال مع اپنی بیگم صاحبہ قادیان میں زیارت کے لئے آئے تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے اہل و عیال والدین اور اقارب کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور سب کا حافظ و ناصر ہو آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر منصوبے کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے نفلی عبادات اور ذکر الٰہی کا ایک خصوصی پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

(۱) جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔ (۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔ (۳) کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کی جائے۔ (۴) تسبیح و تحمید اور درود شریف اور استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔ (۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ گیارہ بار پڑھی جائیں۔

(الف) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

(ب) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

تسبیح و تحمید:- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

درود شریف:- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

استغفار:- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

قائدین کرام!

اپنی اپنی مجلس میں شعبۂ اطفال قائم کر کے اطفال الاحمدیہ کو منظم کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام جو حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر حال ہی میں ارسال فرمایا تھا اس کی اہمیت واضح کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں جلد کارروائی فرما کر دفتر مرکزیہ ۔۔۔۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت مسیحؑ کی دعوت — کنعان سے کشمیر تک

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۔ لاہور

قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت اور ان کا مشن صرف کنعان کے یہود تک محدود نہیں تھا۔ بلکہ وہ رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ تھے۔ ان کو مَثَلًا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ کہا گیا۔ بنی اسرائیل کے سارے اسباط ان کے مخاطب تھے۔ یہ بھی وضاحت کر دی کہ بنی اسرائیل کے بارہ اسباط تھے جو کہ زمین کی پہنائیوں میں منتشر ہو گئے۔

پرانے بادشاہوں نے انھیں وطن سے نکال کر جگہ جگہ پھیلا دیا تھا (اعراف آیات ۱۵۱ - ۱۶۰، ۱۶۷ - ۱۶۸) اور یہ بھی بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بشارت تھی کہ جہاں بھی ہوں گے بابرکت ہوں گے۔ لوگ ان سے برکتیں حاصل کریں گے۔ (مریم - ۳۱)

پھر فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک طائفہ ان پر ایمان لایا اور دوسرے نے انکار کر دیا۔ بالآخر مومن غالب آ گئے۔ (الصّف ۱۴)

ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مشن صرف وطن تک محدود نہیں تھا جہاں بنی اسرائیل کے صرف دو قبیلے آباد تھے بلکہ ان دس قبیلوں تک بھی آپؑ نے پیغام حق پہنچانا تھا جو کہ اس عہد میں عراق، فارس، افغانستان اور کشمیر میں منتشر تھے۔ یہ کہیں نہیں لکھا کہ صرف یہود آپ کے مخاطب تھے۔ ہر جگہ "بنی اسرائیل" کا لفظ آیا ہے جو کہ وسیع تر ہے۔ اسی نسبت سے بارہ قبائل کے مماثل بارہ حواری چنے گئے۔ بائیبل میں صاف لکھا ہے کہ بنی اسرائیل بلادِ شرقیہ میں ہند تک پھیلے ہوئے تھے فارس مملکت کے سب صوبوں میں جن میں ہند بھی شامل ہے۔ بنی اسرائیل پراگندہ اور پھیلے ہوئے تھے۔ (صحیفہ آستر ۳/۸)

حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیبی موت سے بچا لئے گئے۔ اس مرحلہ پر وطن میں رہنا ممکن نہیں تھا۔ کیونکہ آپ کو رومی حکومت کا باغی قرار دیا گیا اور پھانسی پر چڑھا دیا گیا اللہ تعالےٰ کی گوناگوں حکمتوں اور مخفی در مخفی تدبیروں کی وجہ سے آپ صلیب سے نجات پا گئے۔ صحت مند ہونے پر آپ اپنے مشن اور دعوت کی تکمیل کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ بنی اسرائیل کے منتشر اسباط کے پاس پہنچے جہاں بھی گئے ایک طائفہ نے انکار کر دیا ایک نے مان لیا۔ ماننے والوں نے نزول در نزول برکتوں سے اپنی جھولیاں بھر لیں بالآخر وہ منکرین پر غالب آ گئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو آنے والے عظیم الشان پیغمبر کی خوشخبری سنائی اور اس کے دین کی قبولیت کے لئے تیار کیا۔ نتیجہ دنیا کے سامنے ہے:-

" بلادِ شرقیہ میں بسنے
والے اسباط بنی اسرائیل
اسلام میں اس طرح
جذب ہو گئے۔ جس
طرح ندی نالے دریا بن
کر سمندر میں گم ہو جاتے
اور اپنی پہچان تک بھول
جاتے ہیں۔ "

اس حقیقت عظمیٰ کا اظہار حضرت امام جماعت احمدیہ نے لندن کی بین الاقوامی کانفرنس میں فرمایا ہے اور اس کے بعد مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ میں تفصیل بیان فرمائی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا یہ درخشاں تابناک رُخ ہے جو کہ دنیا کی نظروں سے اوجھل رہا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے زندہ اور لافانی علم کلام میں اسے پیش کیا اور آپ کے خلفاء نے اسے اجاگر کیا اور امام کا ہمگار نے "عالمی سٹیج" پر اسے پیش کر دیا۔ واقعۂ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت سے نصیبین سے لے کر کشمیر تک کے بنی اسرائیل مستفیض ہوئے۔ بعد میں یہ فرقے دوسرے مذاہب میں جذب ہو کر اپنی پہچان تک بھول گئے۔ بالآخر اسلام کی آغوش میں آ کر منزل مراد کو پا گئے۔

مجھے اب یہ بتانا ہے کہ آنے والے مسیحا کے مشن کا یہ تابناک پہلو نہ صرف انبیائے بنی اسرائیل نے بیان کیا بلکہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی دعوت میں اس وسعت پذیر حصے کو پیش کیا۔ حواریوں اور تابعین نے بھی اسے اجاگر کیا — !

—— (۱) ——

یسعیاہ نبی کے صحیفہ میں بشارت دی گئی کہ خدا تعالےٰ کا ایک عبد حقیقی برپا ہوگا۔ وہ اُن بنی اسرائیل تک پہنچے گا جو کہ قوم سے کٹ کر "محفوظ" ہو گئے وہ ان "محفوظ شدہ" قبائل کو دین خدا میں واپس لائے گا۔ زمین کے کناروں تک سیاحت کرے گا۔ اور بنی اسرائیل کو مجتمع کرے گا۔ ہاں وہ غیر قوموں میں (آنے والے) نور کی بشارت لے کر جائے گا بالآخر بنی اسرائیل کو ایک چشموں والی سرزمین میں بحال اور آباد کر دے گا اس انقلاب کے نتیجہ میں بادشاہ اور شہزادے ان کے چاکر ہوں گے اور ساری اونچی اونچی جگہیں ان کی چراگاہیں ہونگی خادم خدا کے پاس ہر طرف سے بنی اسرائیل فراہم ہوں گے یہاں تک کہ سینیم یعنی سنکیانگ (کاشغر) کے بنی اسرائیل بھی آئیں گے۔

(یسعیاہ ۴۹ : ۶ تا ۱۳)

—— (۲) ——

اس عظیم الشان بشارت کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ فی الوقت وہ اس بھیڑ خانے میں نہیں ہیں بلکہ وطن کے باہر منتشر ہیں۔ میری دعوت کا مقصد یہ ہے کہ وہ ایک گلّے کی صورت میں مجتمع ہو جائیں۔ فرمایا:-

" مجھے ان کو بھی لانا ضرور
ہے وہ میری آواز سنیں گی
پھر ایک ہی گلہ اور ایک
ہی چرواہا ہوگا۔ "

(یوحنا - ۱۰/۱۶)

—— (۳) ——

انجیل کے آخری صحیفہ میں یوحنا عارف کے کشوف درج ہیں۔ مکاشفہ کے باب ہفتم میں جو کشف درج ہے وہ قابلِ غور ہے اس کا مفہوم اور تعبیر یہ ہے کہ بلادِ شرقیہ میں اسباط بنی اسرائیل میں سے ایک لاکھ چوالیس ہزار لوگ خدا تعالےٰ کے برّہ یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔

۱۸۴۳ء میں ایک عیسائی عالم نے دس گم شدہ قبائل پر ایک کتاب لکھی ہے وہ کہتے ہیں کہ بلادِ شرقیہ کے جو گمشدہ قبائل قرنِ اول کے آخر تک دینِ عیسوی میں داخل ہوئے۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تعداد دراصل انہی کی ہے (نسطورین گم شدہ اسباط)

کشف کا مفہوم یہ ہے کہ ایمان لانے والے بنی اسرائیل اس ہجوم بیکراں میں شامل ہو جائیں گے جو خدائے ذوالعرش کے سامنے پیش ہوگا۔ ایک تخت نشین اس کے چار رفقاء اور بہت سے صلحاء کا وہ دَور ہوگا۔ لکھا ہے:-

" اور جو تخت پر بیٹھا ہے
وہ اپنا خیمہ ان کے اوپر تانے۔
اس کے بعد نہ کبھی اُن کو بھوک
لگے گی اور نہ پیاس اور نہ کبھی ان
کو دھوپ ستائے گی۔ اور نہ
گرمی .... کیونکہ جو برّہ
تخت کے بیچ میں ہے وہ ان
کی نگہبانی کرے گا۔ اور وہ انہیں
آبِ حیات کے چشموں کے
پاس لے جائے گا اور خدا ان
کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ
دے گا۔ "

(مکاشفہ ۷ : ۱۵ - ۱۷)

اس حوالہ میں تخت پر بیٹھنے والے سے مراد خدائے ذوالعرش کا وہ فرستادہ ہے جو کہ نبیٔ موعود بن کر ظاہر ہونے والا تھا اور برّے سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو ایک ایسی جگہ لے جانا تھا جو کہ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ کی مصداق ہے اور اس کے بعد ان بنی اسرائیل کو نبیٔ موعود کے دامن سے وابستہ کرنا تھا۔ اس کشف کی یہ تعبیر بڑی لطیف اور قابلِ غور ہے۔

—— (۴) ——

آثار سے تابعین کا ایک صحیفہ ملا ہے علماء حیران ہیں کہ اس میں صلیبی موت اور کفارہ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اس صحیفے کا نام ہے "غیر قوموں میں خداوند کی تعلیم بارہ حواریوں کی وساطت سے" یونانی میں اس کا مختصر نام "دداخی" یعنی تعلیم ہے۔ اس صحیفہ میں قرنِ اوّل کے عیسائیوں کی ایک دُعا درج ہے جو کہ عشائے ربّانی یعنی اجتماعی کھانے کی دُعا ہے۔ یہ دُعا سب سے پُرانی ہے۔ اس دُعا کا ماحصل یہ ہے کہ جس طرح غلّے کے دانے پہاڑوں پر اُگ کر اور کھیتوں میں منتشر ہوتے ہیں پھر وہ مختلف مراحل سے گزر کر روٹی کی شکل میں مجتمع ہوتے ہیں۔ اسی طرح امت دُور دُور تک منتشر ہے۔

حضرت مسیحؑ خدا کے ایک عبد ہیں۔ اُن کا مشن یہ ہے کہ دُنیا کے کناروں سے منتشر اُمت کو اکٹھا کیا جائے۔ تاکہ خدا کی بادشاہت میں سارے کے سارے شامل ہو جائیں۔ اس دُعا میں آنے والے کے متعلق حواریوں اور تابعین کا یہ نعرہ درج ہے:-

"اے ہمارے آقا! جلد آؤ! آمین!"

آسمانی بادشاہت اس آقائے دوجہاںؐ کے انفاسِ طیبہ سے وابستہ ہے.......

عالمی شہرت کے ایک عالم مسٹر سکون فیلڈ نے اپنی کتاب میں متذکرہ بالا دُعا کا ایک اقتباس دیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ یہ دُعا بہت پُرانی ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس دُعا میں حضرت مسیحؑ کی الوہیت کا کوئی ذکر نہیں۔ صلیبی موت اور کفارہ کے عقیدہ کی طرف کوئی اشارہ تک نہیں ہے۔

(The Pente Cost Revolution by Hugh J. Schonfield London - 1974 P. 145, 152, Note IV)

لندن میں راقم الحروف اور عزیزم محمد اجمل غوری، جناب سکون فیلڈ کی دعوت پر ان سے ملنے گئے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ دُعا یونانی میں ملی ہے لیکن اس دُعا میں امت کو مجتمع کرنے کے لئے متبادل عبرانی لفظ "اسف" ہو سکتا ہے۔ یہ وہی مشن ہے جو کہ عبرانی میں "آسف" کے خطاب میں مضمر ہے۔

اب آئیے! قرونِ وسطیٰ میں مرتب ہونے والے صحیفہ "یوز آسف" کی طرف۔ اس میں لکھا ہے کہ:-

"اہلِ ہند کے عقیدہ کے مطابق "یوز آسف" اگلے وقتوں کا ایک رسُول تھا جو کہ طویل سیاحت کے بعد کشمیر میں آیا۔ اپنی دعوت سے اس خطۂ ارض کو متمتع کیا۔ وہ فوت ہو کر یہیں دفن ہُوا۔ وفات کے وقت اس کی وصیت کے الفاظ یہ تھے کہ مَیں منتشر امت کو مجتمع کرنے کے لئے آیا تھا۔ یہ فریضہ مَیں نے ادا کر دیا۔ مَیں نے جس حق (نبیٔ موعود کی معرفت) کو پا لیا ہے، اسے کھو نہ دینا"

(صحیفہ یوز آسف نسخہ بمبئی)

تاریخ عالم کے یہ حوالے بتاتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ بلادِ شرقیہ میں "آسف" بن کر آئے۔ وہ بنی اسرائیل کو اکٹھا کرنے والے تھے۔ یوز آسف سے مراد "یسوع آسف" ہے۔ وہ اس لحاظ سے بھی آسف تھے کہ آپ نے اپنی امت کو دینِ اسلام میں مجتمع ہونے کے لئے تیار کیا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-

"حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں بنی اسرائیل ہندوستان۔ فارس اور کشمیر کے بلاد میں پھیلے ہوئے تھے۔ اس لئے حضرت عیسیٰؑ کا فرض تھا کہ ان کے پاس پہنچیں اور انہیں ربِّ قدیر کی راہ بتائیں۔ کیونکہ فرض کا ترک کرنا گناہ ہے اور ایسے لوگوں سے اعراض کرنا جو ہادی کے انتظار میں ہوں اور گم کردہ راہوں سے مُنہ موڑ لینا۔ بڑا بھاری جُرم ہے۔ جس سے انبیائے معصومین کی شان بالاتر ہوتی ہے۔"

(الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ ترجمہ عربی عبارت صفحہ ۱۱۲)

اسی طرح اپنی کتاب "رازِ حقیقت" میں فرمایا:-

"غرض ہر پہلو سے ثابت ہے کہ حضرت مسیحؑ کی صلیب سے جان بچائی گئی اور وہ اس مُلک ہند میں آئے۔ کیونکہ بنی اسرائیل کے دس فرقے انہیں مُلکوں میں آ گئے تھے، جو آخرکار مسلمان ہو گئے اور پھر اسلام کے بعد بموجب وعدہ توریت کے ان میں کئی بادشاہ بھی ہوئے اور یہ ایک دلیل صدقِ نبوت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے کیونکہ توریت میں وعدہ تھا کہ بنی اسرائیل، نبیٔ موعود کے پَیرو ہو کر حکومت اور سلطنت پائیں گے۔"

(حاشیہ صفحہ ۱۳ - صفحہ ۱۴)

اسی طرح اپنی کتاب "ایام الصلح" میں فرماتے ہیں:-

"یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ہمارے سیّد و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم مثیلِ موسیٰؑ ہیں۔ کیونکہ حضرت موسیٰؑ نے یہودیوں کو فرعون کے ہاتھ سے نجات دی اور نہ صرف نجات بلکہ ایمان لانے کا آخری نتیجہ یہ ہُوا کہ یہودی قوم کو سلطنت اور بادشاہی بھی مِل گئی۔ اسی طرح ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں آئے کہ جب یہودی لوگ سخت ذلّت میں پڑے ہوئے تھے اور آپ نے جیسا کہ دوسرے ایمان لانے والوں پر آزادی اور نجات کا دروازہ کھولا اور کفّار کے ظلم اور تعدّی سے چھُڑایا اور آخر خلافت اور بادشاہت اور حکومت تک پہنچایا۔ ایسا ہی یہودیوں پر بھی آپ نے آزادی اور نجات کا دروازہ کھولا اور پھر حکومت اور امارت تک پہنچایا۔ یہاں تک کہ چند صدیوں کے بعد ہی وہ روئے زمین کے بادشاہ ہو گئے۔ کیونکہ یہ قوم "افغان" جن کی اب تک افغانستان میں بادشاہت پائی جاتی ہے یہ لوگ دراصل یہودی ہی ہیں اور برنیر صاحب اپنی کتاب "وقائع عالمگیر" میں یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ تمام کشمیری بھی دراصل یہودی ہیں۔ اور ان میں بھی ایک بادشاہ گزرا ہے اور افغانوں کی بادشاہت مسلسل کئی صدیوں سے چلی آتی ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۶۳-۶۴)

کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں فرمایا:-

"توریت میں بنی اسرائیل کے لئے وعدہ تھا کہ اگر تم آخری نبی پر ایمان لاؤ گے تو آخری زمانہ میں بہت سی مصیبتوں کے بعد حکومت اور بادشاہت تم کو ملے گی۔ چنانچہ وہ وعدہ اس طور پر پُورا ہُوا کہ بنی اسرائیل کی دس قوموں نے اسلام اختیار کر لیا اسی وجہ سے افغانوں میں بڑے بڑے بادشاہ ہوئے نیز کشمیریوں میں بھی۔"

(حاشیہ صفحہ ۱۱)

اور آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ تعالےٰ کے اس انقلاب آفریں خطاب کی ایک جھلک پیش ہے جو کہ "لنڈن کی عالمی کانفرنس" سے تعلق رکھتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:-

"صلیب سے اُتار سے جانے اور اپنی صحت یابی کے بعد مسیح علیہ السلام ایک لمبے عرصہ تک اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی دعوت و اصلاح میں مصروف رہے۔ یہ قبائل آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تعلیمات کے ذریعہ ان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا علم ہُوا اور انہوں نے آپ کو پہچان کر اسلام قبول کیا۔"

حضور نے فرمایا:-

"مسیح علیہ السلام کی بعثت کے دو بڑے مقاصد تھے۔ پہلا مقصد یہ تھا کہ آپ اسرائیل کے گھرانے کی گم شدہ بھیڑوں کو دوبارہ موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر قائم کریں۔ مسیح علیہ السلام نے اپنے اس مشن میں زبردست کامیابی حاصل کی اور یہ ان دس قبائل کی خوش قسمتی تھی کہ وہ مسیحؑ کی نبوت پر ایمان لائے۔ اور توحید باری تعالےٰ کا اقرار کیا....
.... مسیحؑ کے سپرد یہ کام کیا گیا کہ وہ بنی اسرائیل کے ذہنوں کو اُس نبی کی قبولیت کے لئے تیار کریں جس نے آخری اور کامل شریعت لانا تھی اور جس کا آنا خُدا کا آنا تھا۔"

حضور نے فرمایا:-

"تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اسرائیل کے گمشدہ قبائل نے مسیحؑ کو قبول کیا اور اسی طرح ان میں سے تقریباً سب نے جو اُن ممالک میں آباد تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا......... اور اس طرح مسیحؑ اپنی بعثت کے اس مقصد کے حصول میں بھی کامیاب ہُوا۔"

(ضمیمہ خالد جون ۱۹۷۸ء صفحہ ۲۹ و ۳۰)

اللہ تعالےٰ دُنیا کی آنکھیں کھولے اور اس بیّن حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ـــــــ ⁂ ـــــــ

نتیجہ دینی امتحان مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت بابت ۱۹۷۸ء

مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۷۸ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے زیرِ اہتمام مجالس ہائے خدام الاحمدیہ بھارت کا دینی امتحان لیا گیا۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی خدام نے حصہ لیا۔ چونکہ قادیان سمیت، تمام مجالس ہائے بھارت کا نصاب ایک ہی تھا اس لئے اوّل، دوم، سوم کی پوزیشن بھی مجموعی لحاظ سے نکالی گئی ہے۔ نتیجہ کی رو سے مندرجہ ذیل خدام اوّل۔ دوم۔ سوم رہے ہیں۔

اوّل:- مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب، قادیان $\frac{۹۷}{۱۰۰}$ — **دوم:-** مکرم رفیق احمد صاحب ناصر قادیان $\frac{۹۲}{۱۰۰}$ اور مکرم میر عبدالرحمٰن صاحب یاری پورہ $\frac{۹۲}{۱۰۰}$ اور **سوم:-** مکرم شکیل احمد صاحب حیدر آباد $\frac{۸۷}{۱۰۰}$ اور مکرم داؤد احمد صاحب لکھنؤ $\frac{۸۷}{۱۰۰}$۔

اللہ تعالیٰ سب کامیاب ہونے والوں کو انکی کامیابی مبارک کرے۔ اور آئندہ اِس سے بڑھ کر دینی امتحانات میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۱۔ جماعتِ احمدیہ قادیان

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب اوّل	$\frac{۹۷}{۱۰۰}$
۲	″ رفیق احمد صاحب ناصر دوم	۹۲
۳	″ عبدالوکیل صاحب	۸۳
۴	″ عمر الدین صاحب دہلوی	۸۲
۵	″ انعام الحق صاحب قریشی	۸۰
۶	″ قریشی محمد فضل اللہ صاحب	۷۸
۷	″ منیر احمد صاحب طاہر	۷۸
۸	″ عبدالرؤف صاحب نیّر	۷۸
۹	″ مرزا مسعود احمد صاحب	۷۷
۱۰	″ منیر احمد خانصاحب	۷۴
۱۱	″ محمد عارف صاحب ننگلی	۷۲
۱۲	″ وحید الدین صاحب شمس	۷۲
۱۳	″ ... منظفر صاحب	۷۰
۱۴	″ راشد حسین صاحب	۶۸
۱۵	″ نصیر الدین صاحب قمر	۶۸
۱۶	″ منصور احمد صاحب گھٹیالیاں	۶۷
۱۷	″ ادریس احمد صاحب	۶۶
۱۸	″ اسماعیل احمد صاحب خار	۶۶
۱۹	″ مبارک احمد صاحب ہر ...	۶۶
۲۰	″ انعام مظفر صاحب	۶۶
۲۱	″ مظہر احمد صاحب طاہر	۶۵
۲۲	″ نصیر احمد صاحب بھٹی	۶۴
۲۳	″ اعجاز احمد صاحب بورڈر	۶۴
۲۴	″ اے ایوب صاحب	۶۳
۲۵	″ طاہر احمد صاحب تنویر	۶۳
۲۶	″ نور الدین صاحب انور	۶۲
۲۷	″ شوکت علی مالا باری صاحب	۶۲
۲۸	″ ٹی ایم محمد صاحب مالاباری	۶۲
۲۹	″ ممتاز احمد صاحب ناصر	۶۱
۳۰	″ تنویر احمد صاحب خادم	۶۱
۳۱	″ سید فیروز الدین صاحب	۵۹
۳۲	″ سلیم احمد صاحب ناصر	۵۹
۳۳	″ عبدالحمید صاحب کریم	۵۹
۳۴	″ ظہور احمد صاحب رفیق	۵۹
۳۵	″ مصلح الدین صاحب سعدی	۵۹
۳۶	″ عبدالحفیظ صاحب عاجز	۵۹

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۳۷	مکرم مرزا مظفر احمد صاحب ناصر	$\frac{۵۸}{۱۰۰}$
۳۸	″ دلاور خان صاحب	۵۸
۳۹	″ بدر الدین صاحب مہتاب	۵۸
۴۰	″ نصیر احمد صاحب یحیٰ	۵۷
۴۱	″ شیخ عبدالمومن صاحب	۵۷
۴۲	″ محمد نعیم احمد صاحب	۵۷
۴۳	″ مرزا انور احمد صاحب	۵۶
۴۴	″ منور احمد صاحب طاہر	۵۶
۴۵	″ سید بشارت احمد صاحب	۵۶
۴۶	″ عبداللطیف صاحب سندھی	۵۶
۴۷	″ حبیب احمد صاحب خادم	۵۶
۴۸	″ محمد لطیف صاحب ...	۵۵
۴۹	″ محمد سلیمان صاحب بہاری	۵۴
۵۰	″ منور احمد صاحب چیمہ	۵۴
۵۱	″ منور احمد صاحب سلیم	۵۳
۵۲	″ ایچ ایم منیر احمد صاحب	۵۲
۵۳	″ محمد انور صاحب گجراتی	۵۲
۵۴	″ ذوالفقار احمد صاحب	۵۲
۵۵	″ منصور احمد صاحب چیمہ	۵۲
۵۶	″ منور احمد صاحب شاہد	۵۲
۵۷	″ منصور احمد صاحب گجراتی	۵۱
۵۸	″ منیر احمد صاحب طاہر	۵۰
۵۹	″ سید محسن علی صاحب	۵۰
۶۰	″ مبارک احمد صاحب شیخوپوری	۵۰
۶۱	″ نصیر احمد صاحب عارف	۵۰
۶۲	″ منور احمد صاحب ناصر	۵۰
۶۳	″ اے عبدالرحمٰن صاحب مالاباری	۵۰
۶۴	″ رشید احمد صاحب ملکانہ	۵۰
۶۵	″ عبدالعزیز صاحب اصغر	۴۹
۶۶	″ عبدالخالق صاحب ملکانہ	۴۸
۶۷	″ بشیر محمد صاحب گجراتی	۴۷
۶۸	″ محمد احسن صاحب	۴۷
۶۹	″ محمود احمد صاحب کالا افغاناں	۴۷
۷۰	″ مظفر احمد صاحب عاقل	۴۶
۷۱	″ اعجاز احمد صاحب نانبائی	۴۶
۷۲	″ خالد حسین صاحب	۴۵
۷۳	″ مظفر احمد صاحب ناصر	۴۴
۷۴	″ مبرور احمد صاحب چیمہ	۴۳

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۷۵	مکرم منیر الدین صاحب ننگلی	$\frac{۴۲}{۱۰۰}$
۷۶	″ بشیر الشمس صاحب	۴۲
۷۷	″ خالد محمود صاحب	۴۱
۷۸	″ منظور احمد صاحب مبشر	۴۱
۷۹	″ عبدالمومن صاحب مالاباری	۴۰
۸۰	″ ذوالقرنین صاحب	۴۰
۸۱	″ رشید احمد صاحب اختر	۳۹
۸۲	″ عنایت الٰہی خان صاحب	۳۸
۸۳	″ بشیر الدین صاحب ننگلی	۳۸
۸۴	″ شکیل احمد صاحب موسیٰ	۳۸
۸۵	″ عزیز احمد صاحب گجراتی	۳۷
۸۶	″ منور احمد صاحب مبشر	۳۶
۸۷	″ صلاح الدین صاحب چوہدری	۳۴
۸۸	″ محفوظ الرحمٰن صاحب	۳۳
۸۹	″ حفیظ احمد صاحب ناصر	۳۳
۹۰	″ عبدالشکور صاحب بدر	۳۳
۹۱	″ محمد رحمت اللہ صاحب	۳۳

۲۔ حیدر آباد

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم شکیل احمد صاحب سوم	$\frac{۸۷}{۱۰۰}$
۲	″ محمد عبدالقیوم صاحب	۶۹
۳	″ محمد ذکی اللہ صاحب	۶۶
۴	″ غلام نثار احمد خان صاحب	۶۳
۵	″ احمد عبدالشکور صاحب	۶۳
۶	″ احمد عبدالستار صاحب	۶۱
۷	″ احمد عبدالباسط صاحب	۶۱
۸	″ رشید الدین صاحب پاشا	۶۰
۹	″ محمد عظیم الدین صاحب	۵۹
۱۰	″ غلام احمد عزیز خان صاحب	۵۷
۱۱	″ ارشاد حسین صاحب	۵۷
۱۲	″ اکبر علی صاحب	۵۷
۱۳	″ غلام ناظم الدین صاحب	۵۶
۱۴	″ محمد حکیم الدین صاحب بدر	۵۳
۱۵	″ مسعود احمد صاحب	۴۸
۱۶	″ داؤد احمد صاحب	۴۰
۱۷	″ مقصود احمد صاحب	۴۰

۳۔ سکندر آباد

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم مہر دین صاحب	۵۸
۲	مکرم مبرور احمد صاحب ممتاز	$\frac{۵۱}{۱۰۰}$

۴۔ یاری پورہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم میر عبدالرحمٰن صاحب دوم	۹۲
۲	″ میر شمس الدین صاحب	۷۶
۳	″ مظفر احمد صاحب ڈاک	۷۵
۴	″ میر منصور احمد صاحب شمیم	۷۲
۵	″ میر عبدالرشید صاحب	۷۱
۶	″ عبدالرحیم صاحب ساجد	۷۰
۷	″ محمد سلیم صاحب زاہد	۷۰
۸	″ امتیاز احمد صاحب میر	۶۸

۵۔ سورو

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم شیخ مختار حسین صاحب	۶۷
۲	″ شیخ رحمت اللہ صاحب	۶۶
۳	″ شمس الدین خان صاحب	۶۱
۴	″ شیخ سجاد احمد صاحب	۵۸
۵	″ واعظ الدین صاحب احمدی	۴۶
۶	″ بالبر خان صاحب	۳۴

۶۔ کانپور

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم محمد ظفر عالم خان صاحب	۶۹
۲	″ شفیق احمد صاحب	۵۳
۳	″ عبدالستار صاحب صدیقی	۵۲
۴	″ قمر عالم صاحب سولیجہ	۵۲
۵	″ محمد مؤید صاحب سولیجہ	۴۳

۷۔ تیماپور

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم محمد قمر الدین صاحب	۷۴
۲	″ سید وسیم احمد صاحب	۷۳
۳	″ عبدالحفیظ صاحب اُستاد	۶۶
۴	″ محمود احمد صاحب عجب شیر	۵۷

۸۔ لکھنؤ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم داؤد احمد صاحب سوم	۸۷
۲	″ چوہدری محمد سعید صاحب	۶۹
۳	″ مسعود احمد صاحب	۶۱
۴	″ محمد مشتاق صاحب	۶۱
۵	″ محمد نسیم صاحب	۳۳
۶	″ اشتیاق صاحب	۳۲
۷	″ چوہدری منصور احمد صاحب	۲۳

۹۔ اٹاوہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم محمد اسلم صاحب	۶۴
۲	″ مفضل حسین صاحب	۶۲

۱۰۔ کوڈیا تھور

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم پی یوسف صاحب	۷۲
۲	″ ایم احمد کٹی صاحب	۷۱
۳	″ پی پی عبدالرحیم صاحب	۶۱

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۴	مکرم ایم رفیق احمد صاحب	۵۱/۱۰۰
۵	؍؍ ایم داؤد احمد صاحب	۴۴
۶	؍؍ کے ٹی منصور احمد صاحب	۴۰

۱۱۔ ناصر آباد

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم عبدالمنان صاحب راتھر	۸۰
۲	؍؍ عبدالحمید صاحب لون	۷۱
۳	؍؍ عبدالرحمٰن صاحب راتھر	۶۷
۴	؍؍ محمد الدین صاحب گوہر	۶۵
۵	؍؍ محمد اقبال صاحب ڈار	۶۴
۶	؍؍ فاروق احمد صاحب شاد	۶۴
۷	؍؍ غلام حسن صاحب پڈر	۶۲
۸	؍؍ گلزار احمد صاحب	۶۱
۹	؍؍ بشیر احمد صاحب لون	۶۱
۱۰	؍؍ غلام نبی صاحب پڈر	۶۱
۱۱	؍؍ حمید اللہ صاحب عاجز	۵۹
۱۲	؍؍ محمد رمضان صاحب ڈار	۵۸
۱۳	؍؍ شریف احمد صاحب ڈار	۵۵
۱۴	؍؍ محمد شعبان صاحب ڈار	۴۵

۱۲۔ موسیٰ بنی مائینز

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم شرافت احمد صاحب	۸۲
۲	؍؍ شیخ بشارت احمد صاحب	۸۰
۳	؍؍ شکیل احمد خاں صاحب	۶۶
۴	؍؍ محمود احمد خاں صاحب	۶۵
۵	؍؍ محمد حکیم صاحب	۶۵
۶	؍؍ منصور خاں صاحب	۶۵
۷	؍؍ شیخ داروغہ صاحب	۶۴
۸	؍؍ زبیر احمد خاں صاحب	۶۳
۹	؍؍ محفوظ الرحمٰن صاحب	[illegible]
۱۰	؍؍ رزاق احمد صاحب	۵۸
۱۱	؍؍ خورشید احمد [illegible] صاحب	۵۷
۱۲	؍؍ طیب احمد صاحب	۵۷
۱۳	؍؍ مسعود خاں صاحب	۵۷
۱۴	؍؍ جبّار خاں صاحب	۵۵

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۵	مکرم شیخ فیروز احمد صاحب	۵۵/۱۰۰
۱۶	؍؍ خادم احمد صاحب	۵۵
۱۷	؍؍ افتخار احمد صاحب	۵۴
۱۸	؍؍ شیخ اعظم صاحب	۵۴
۱۹	؍؍ انور احمد خاں صاحب	۵۳
۲۰	؍؍ شیخ احمد حسین صاحب	۵۲
۲۱	؍؍ غلام عظیم صاحب	۵۲
۲۲	؍؍ ہدایت احمد خاں صاحب	۵۱
۲۳	؍؍ مظفر خاں صاحب	۵۰
۲۴	؍؍ مبشر محمد صاحب	۴۹
۲۵	؍؍ شوکت خاں صاحب	۴۹
۲۶	؍؍ رحیم خاں صاحب	۴۸
۲۷	؍؍ وسیم احمد خاں صاحب	۴۷
۲۸	؍؍ اسحاق خاں صاحب	۴۷
۲۹	؍؍ منظور احمد صاحب	۴۷
۳۰	؍؍ فاروق احمد صاحب	۴۶
۳۱	؍؍ شمشیر احمد صاحب	۴۶
۳۲	؍؍ کریم خاں صاحب	۴۶
۳۳	؍؍ مجید خاں صاحب	۴۶
۳۴	؍؍ خلیل احمد خاں صاحب	۴۶
۳۵	؍؍ اشرف خاں صاحب	۴۵
۳۶	؍؍ جلال الدین خاں صاحب	۴۵
۳۷	؍؍ شریف محمد صاحب	۴۵
۳۸	؍؍ شیخ نعمان صاحب	۴۴
۳۹	؍؍ شیخ احسان صاحب	۴۳
۴۰	؍؍ شیخ مبارک احمد صاحب	۴۲
۴۱	؍؍ مصاحب خاں صاحب	۳۸

۱۳۔ چارکوٹ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم رفیق احمد صاحب ناصر	۶۳
۲	؍؍ خادم حسین خاں صاحب	۵۹
۳	؍؍ عبدالمنان صاحب عاجز	۵۸
۴	؍؍ شریف احمد صاحب ناصر	۵۰
۵	؍؍ مشتاق احمد صاحب	۴۱
—	—	—

درخواستِ دعا

۱۔ محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری ایڈیٹر ہفت روزہ بدر تاحال سی۔ ایم۔ سی ہسپتال لدھیانہ میں زیر علاج ہیں۔ تازہ اطلاع کے مطابق محترم مولانا صاحب کی طبیعت پہلے سے کافی بہتر ہے۔ پیشاب نکالنے کی غرض سے جو نالی لگائی گئی تھی وہ بھی نکال دی گئی ہے۔ اور پیشاب صحیح طریق پر آ رہا ہے۔ موصوف کو کبھی کبھی چلایا بھی جاتا ہے۔ لیکن کمزوری کافی ہے۔ محترم مولانا صاحب کے پاس اُن کی اہلیہ محترمہ اور مدرسہ احمدیہ کے دو طالب علم جماعتی انتظام کے تحت خدمت پر متعین ہیں۔ احباب محترم موصوف کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ادارہ)

۲۔ محترم الحاج سیٹھ محمد معین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کو مورخہ ۱۰؍۹؍۷۸ کو دوبارہ دل کا حملہ ہوا ہے۔ ڈاکٹروں نے مکمل آرام کے لئے کہا ہے۔ احباب محترم موصوف کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار۔ سعادت احمد جاوید قادیان۔

یاری پورہ میں تربیتی جلسے

۱۔ مورخہ ۱۵ر ستمبر ۷۸ء کو مسجد احمدیہ یاری پورہ میں زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ جلسہ سیرت النبی صلعم زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب منعقد ہوا۔ محترم مولوی عبدالرحیم صاحب کی تلاوت کے بعد محترم غلام نبی صاحب ناظر نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ محترم مولانا الحاج شریف احمد صاحب امینی نے سیرۃ النبی صلعم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اِس جلسہ میں غیر احمدی مسلمان بھائیوں کی حاضری بھی اچھی تھی۔ جو قبل از وقت بذریعہ خطوط شرکت کے لئے مدعو کئے گئے تھے۔ محترم مولانا صاحب کی تقریر کے بعد محترم غلام نبی صاحب ناظر نے اپنی ایک نعتیہ نظم پڑھ کر سُنائی۔ آپ کی نظم کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نہایت ہی مؤثر انداز میں صدارتی خطاب فرمایا۔

بالآخر محترم عبدالحمید صاحب ٹاک نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسے کے بہتر نتائج ظاہر کرے۔ آمین۔

۲۔ مورخہ ۱۷ر ستمبر ۷۸ء کو گورنمنٹ ہائی سکول یاری پورہ میں ایک تربیتی اجلاس زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ منعقد ہوا۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب منڈاشی کی تلاوت کے بعد محترم عبدالحمید صاحب ٹاک نے افتتاحی تقریر کی۔ بعدہٗ محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی نے ایک تربیتی تقریر کی۔ جس میں آپ نے بچوں کے اخلاقی پہلو، اُستاد اور بچے کا رشتہ، ایک دوسرے کے فرائض وغیرہ کے موضوعات پر مؤثر طور پر روشنی ڈالی۔ اس موقعہ پر معزز مہمانوں کی سٹاف کی طرف سے چائے سے تواضع کی گئی۔ اور چائے کے دوران نہایت ہی دوستانہ ماحول میں اساتذہ صاحبان کے ساتھ ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر بحث کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رحمتوں سے نوازے۔

خاکسار۔ عبدالرحیم ساجد ناظم شعبہ تبلیغ خدام الاحمدیہ یاری پورہ۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۸؍۹؍۷۸ بروز جمعۃ المبارک مکرم مولوی سی محمد فاروق صاحب فاضل نے عزیزہ شکیلہ صاحبہ بنت مکرم ایم محمود صاحب آف کنانور کیرالہ کا نکاح ہمراہ مکرم سی ایچ عبدالحق صاحب آف کٹرلائی۔ الحق بلڈنگ بمبئی میں پڑھایا۔ حق مہر تین ہزار روپیہ (۳۰۰۰/-) طے ہوا۔ مکرم ایم محمود صاحب نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ ۲۵/- روپیہ بہ تفصیل ذیل دیے ہیں۔

اعانت بدر ۱۰/- شادی فنڈ ۱۰/- شکرانہ ۵/- دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت بناوے۔ آمین۔

خاکسار۔ وی۔ عبدالرحیم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بمبئی۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ محترم سید محمد نور عالم صاحب احمدی امیر جماعت کلکتہ کے آبائی گاؤں بتھولی ضلع بیگوسرائے میں مقامی چند شر پسند غیر احمدیوں نے ایک جھوٹا مقدمہ فوجداری آپ کے عزیزوں پر دائر کیا ہوا ہے۔ عرصہ دو سال سے یہ مقدمہ چل رہا ہے۔ اب کیس آخری مراحل میں ہے اور عنقریب فیصلہ ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے استدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مقدمہ میں باعزت طور پر بری فرمائے اور دشمنوں کے ناپاک عزائم و شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

۲۔ مکرم علیم الدین صاحب احمدی آف تاراکوٹ (اڑیسہ) ریلوے ڈرائیور کے ریلوے ملازمین کی ایک ہڑتال میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے ہڑتالی ملازمین اُنکی شدید مخالفت کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ سخت خطرہ محسوس کرتے ہیں اور پریشان ہے۔ موصوف نے مبلغ ۵/- روپے اعانت بدر میں دئے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ نیز اپنی اور بچوں کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے بھی دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار۔ سلطان احمد ظفر مبلغ انچارج کلکتہ۔

بیرنگ یونین کرسچن کالج بٹالہ میں
سیمینار اور جماعت احمدیہ کی شمولیت!

جناب مسٹر سی۔ او میکلن صاحب ڈائریکٹر شعبہ کرسچن انسٹی ٹیوٹ آف سکھ سٹڈیز بیرنگ یونین کرسچن کالج بٹالہ نے ۱۳-۱۴-۱۵ر اکتوبر کی تاریخوں میں اپنے کالج میں ایک سیمینار منعقد کرنے کا اہتمام فرمایا اور ہندوؤں سکھوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے نمائندگان سکالرز کو دعوت دی کہ اُن کے مذاہب میں جو عبادات اور رسومات ہیں اُن کی حکمت، اور اہمیت اور اُن کے تاریخی، سماجی اور دینی پس منظر پر مقالے تیار کریں۔ اور سیمینار میں سُنائیں۔ اسلام کے نمائندہ کی حیثیت سے ہم کو بھی اس سیمینار میں شرکت اور تقریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ یہ سیمینار اپنے پروگرام کے مطابق مجوزہ تاریخوں میں منعقد ہوا۔

چنانچہ سیمینار کے پہلے دن ڈاکٹر ڈبلیو۔ ایچ میکلوڈ ہسٹری ڈیپارٹمنٹ اٹاگو یونیورسٹی۔ ڈونیڈن نیوزی لینڈ کا افتتاحی تقریر۔ اور ڈاکٹر ڈی ایل رنگپال پرنسپل بیرنگ یونین کرسچن کالج بٹالہ کے استقبالیہ ایڈریس کے بعد ہندو سکالرز نے "ہندو مذہب میں عبادات، رسومات اور ان کی حکمت و اہمیت تاریخی، سماجی و دینی پس منظر میں" کے موضوع پر مقالے پڑھے اور ان پر سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ سیمینار کے دوسرے دن ۱۴ر اکتوبر کے پہلے اجلاس میں عیسائی سکالرز نے عیسائیت کے نقطۂ نظر سے اس موضوع پر مقالے پڑھے اور دوسرے اجلاس میں سکھ سکالرز نے سکھوں کے نقطۂ نظر سے اس موضوع پر مقالے پڑھے۔ اور ہر سکالر کے مقالہ پڑھنے کے بعد حاضرین مجلس کو سوالات کی اجازت دی جاتی تھی۔ اور سکالر اُن کا جواب دیتا تھا۔ اور جب ایک مذہب کے نمائندے اپنے اپنے مقالے پڑھ چکتے تھے تو اس مذہب کے تمام سکالرز کی جمعیت (PANEL) کو اُن کے مذہب کے متعلق حاضرین مجلس کے سوالات پر روشنی ڈالنے کا موقعہ دیا جاتا تھا۔

سیمینار کے تیسرے روز ۱۵ر اکتوبر کو اس موضوع پر اسلام کے نقطۂ نظر سے مقالے پڑھنے اور بحث میں حصہ لینے کے لئے مکرم سوز صاحب جامعہ ملیہ دہلی و مکرم ڈاکٹر اے۔ آر۔ سعید صاحب جامعہ ملیہ دہلی اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کو دعوت دی گئی تھی۔ لیکن اول الذکر دو سکالرز دہلی سے سیمینار میں شمولیت کے لئے تشریف نہیں لا سکے۔ اس لئے تیسرے دن پورا وقت اس موضوع پر اسلامی نقطۂ نظر کی وضاحت کے لئے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کو دے دیا گیا۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے پہلے اپنا مقالہ قریباً ایک گھنٹہ میں سُنایا۔ اور اس کے بعد سلسلۂ سوالات شروع ہوا۔ اور اسلام کے نقطۂ نظر کے متعلق جو بھی سوالات کئے گئے مولانا صاحب نے بڑے مدلّل اور مؤثر جوابات دیئے۔

سیمینار میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی و مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی۔ اے قائم مقام ناظر اعلیٰ و مکرم منظور احمد صاحب سوز ایم۔ اے ناظر تعلیم و مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب و خاکسار عبد القادر دہلوی فاضل و مکرم منیر احمد صاحب بی۔ اے نے شرکت فرمائی۔

مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ کے مقالہ پڑھنے اور سلسلہ سوال و جواب کے اختتام اور چائے کے وقفہ کے بعد جماعت احمدیہ کے PANEL کو حاضرین مجلس کے سوالات کے متعلق اسلامی نقطۂ نظر کی وضاحت کے لئے طلب کیا گیا۔ چنانچہ دوسرے مذاہب کے سکالرز اور حاضرین مجلس نے جماعت احمدیہ کے PANEL سے اسلام کے متعلق مختلف پہلوؤں پر ڈیڑھ گھنٹے تک سلسلہ سوالات جاری رکھا اور جماعت احمدیہ کے علماء کی طرف سے اُن کے مدلّل و معقول جوابات دیئے گئے۔

اس سیمینار میں پڑھے جانے والے مقالہ جات انگریزی میں تھے۔ سوالات کے جوابوں میں وضاحت کے لئے انگریزی کے علاوہ اُردو، ہندی کے استعمال کا اختیار بھی دیا گیا تھا۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے تینوں دن کے اجلاسات میں نمائندگان شریک ہوتے رہے۔ اور اس طرح باہمی تبادلۂ خیالات کا بھی موقعہ ملتا رہا۔ اور اسی موقعہ پر ہندوؤں

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

نفلی عبادات کا رُوحانی پروگرام ــــ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

پڑا ہے۔" (نور القرآن حصہ اوّل صفحہ ۱۹-۲۰)

استغفر اللّٰہ ربّی مِن کُلِّ ذنبٍ و اتوبُ الیہ۔

(۵) مندرجہ ذیل دو دُعائیں روزانہ کم از کم گیارہ مرتبہ پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے۔

(الف)۔ ربّنا افرغ علینا صبرًا و ثبّت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکٰفرین ○

(ب)۔ اللّٰھمّ انّا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک مِن شرورھم۔

نفلی عبادات کا یہ رُوحانی پروگرام جب جماعت کے سامنے رکھا گیا تو اوّل الذکر چار شِقوں کا مفہوم تو واضح تھا لیکن پانچویں آئیٹم کی مذکورہ دو دُعاؤں نے ہماری ظاہر بین نگاہوں کو وقتی طور پر چونکا دیا تھا۔ کیونکہ حالات نارمل تھے۔ اس وقت عملاً کوئی مخالفت بھی جماعت کی نہیں تھی۔ پھر صبر و ثبات کی طلب اور دشمنوں کے شر سے پناہ مانگنے کی دُعا کا مطلب ہمیں کچھ سمجھ نہ آیا تھا۔ لیکن یہ تحریک اُس ذات کی طرف سے تھی جس کی فراست ہماری نظروں سے بہت آگے دیکھ رہی تھی۔ یہ تحریک اُس مبارک وجود کی طرف سے تھی جس کو "جُنّۃ" (ڈھال) قرار دیا گیا ہے چنانچہ احباب جماعت نے اپنے پیارے امام عالی مقام کی تحریک پر مذکورہ رُوحانی پروگرام پر عملدرآمد شروع کر دیا۔ ابھی چند مہینے ہی گزرے تھے کہ حالات نے پلٹا کھایا اور جماعت کی زبردست مخالفت شروع ہو گئی۔ اس وقت اس کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ مئی ۱۹۷۴ء سے ستمبر ۱۹۷۴ء تک کا خونیں باب تاریخ نے اپنے سینے میں محفوظ کر لیا ہے۔ بہرحال تب ہم نے سوچا کہ واقعی ہمارے پیارے امام نے وقت سے پہلے ہی ہمیں اس ابتلاء کے لئے ذہنی و رُوحانی طور پر تیار کر دیا تھا۔

اب واضح رہے کہ نفلی عبادات کا یہ رُوحانی پروگرام غلبۂ اسلام کی جو صدی مارچ ۱۹۸۹ء سے شروع ہونے والی ہے تب تک جاری رہنا ہے۔ اور مالی قربانیوں کے ساتھ ساتھ دُشمنوں کے شر سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہنا اور صبر و ثبات کے لئے باقاعدہ دُعائیں جاری رکھنا، صد سالہ جوبلی منصوبہ کا بُنیادی پہلو ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ آئندہ گیارہ سال جماعت کے لئے انتہائی نازک ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بار بار یاد دہانیوں کے مطابق قربانیوں اور دُعاؤں کے سال ہیں۔ اصلاحِ نفس اور تربیتِ اولاد کے سال ہیں۔ کیونکہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بشارت کے مطابق اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کی تیاری کے سال ہیں۔ کیونکہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بشارت کے مطابق اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ دُشمن پورا زور لگائے گا کہ ہمارا یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو۔ اور آج بھی وہ مخالفت پر کمربستہ ہے۔ اور مخالفت کی نئی سے نئی راہیں تلاش کی جا رہی ہیں۔ لیکن غلبۂ اسلام ہماری خوش فہمی اور ہمارا خواب نہیں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے، یہ ایک خدائی تقدیر ہے جو خدائے قادر و توانا کی طرف سے صادر ہو چکی ہے۔ پس آئندہ گیارہ سالوں کے عرصہ میں ہر طرح کی قربانیوں کے لئے ہم نے اپنے آپ کو تیار رکھنا ہے۔ اور نفلی عبادات کے اِس رُوحانی پروگرام پر پہلے سے زیادہ سرگرمی اور تعاہد کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ تا آنکہ ہم غلبۂ اسلام کی صدی سے ہمکنار ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ واللہ المُوفّقُ والمستعانُ!!

(محمد انعام غوری)

ہر قسم اور ہر ماڈل کی
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS – 600004.
PHONE NO. 76360.

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز ←
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار۔ کانپور۔

سفیدی منارۃ المسیحؑ

منارۃ المسیح قادیان پر تقریباً عرصہ پینتیس ۳۵ سال قبل سنگِ مرمر کی سفیدی کرائی گئی تھی جو اتر چکی ہے۔ اب منارۃ المسیح پر ایسا رنگ و روغن سفیدی کرانی مقصود ہے جو دیرپا۔ پائدار ہو اور گرمیوں۔ سردیوں۔ بارشوں کے موسمی اثرات سے خراب نہ ہو۔ منارۃ المسیح تقریباً ایک سو چھ فٹ اونچا ہے۔ آٹھ پہلو ہے اور اوپر سے نیچے تک گھیرے کی پیمائش ۵۷۳۶ مربع فٹ ہے۔ اک پر اپریل ۱۹۷۷ء میں سنو سم وائٹ۔ سنتھیٹک اینمل۔ سیمنٹ پینٹ۔ ڈیکو فلاسٹ رنگوں کے نمونے حاصل کئے گئے ہیں۔ جس جماعت کو یا دوست کو سفیدی۔ رنگ و روغن کے کاموں کا تجربہ ہو یا کسی ماہر رنگ و روغن کا علم ہو اس کے پتہ سے اطلاع دیں۔ تاکہ ان سے رابطہ پیدا کیا جائے۔ اور قادیان بلا کر نمونے دکھا کر مشورہ کر لیا جائے۔ اور تسلی کرنے کے بعد تخمینہ اخراجات لگوانے اور بزرگان سے منظوری حاصل کرنے کی کارروائی کی جا سکے۔ جن جماعتوں یا احباب کو اس بارہ میں کسی ماہر کا علم ہو جلد نظارت میں اطلاع بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ اتر پردیش کی بارھویں سالانہ کانفرنس

بمقام امروہہ (محلہ بساون گنج) بتاریخ ۲۱-۲۲ اکتوبر ۷۸ء

امسال جماعت احمدیہ اتر پردیش کی بارھویں سالانہ کانفرنس انشاء اللہ بتاریخ ۲۱-۲۲ اخاء ۱۳۵۷ ہش مطابق ۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء بمقام امروہہ محلہ بساون گنج منعقد ہوگی۔ اجلاسات رات ۸½ بجے سے بارہ بجے تک ہوا کریں گے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ کثیر تعداد میں شریک ہو کر اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں اور کانفرنس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ چندہ کانفرنس مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کر کے ممنون فرمائیں:-

خاکسار: عبد الحق فضل صدر مجلس استقبالیہ

C/o Ahmadi & Co. Bahadur Gunj

SHAHJAHANPUR (U.P.)

PIN. 242001.

پروگرام دورہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال آمد

برائے جموں و کشمیر (پونچھ)

جملہ جماعت ہائے احمدیہ جموں و کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف مورخہ ۸/۱۱ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات وصولی چندہ جات لازمی و دیگر کے سلسلہ میں دورہ فرما رہے ہیں۔ وہ وصولی چندہ جات کے ساتھ ساتھ تشخیص بجٹ برائے سال ۸۰-۱۹۷۹ء کا کام بھی سر انجام دیں گے۔ جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام سے امید کی جاتی ہے کہ حسب سابق انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کما حقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشادِ گرامی کے مطابق احباب مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں ان بھائیوں کے ذمہ ایک فرض ادا ہو جاتا ہے وہاں قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم درویشان کے استعمال میں آجاتا ہے۔

(۲) ہندوستان کے مخلصین جماعت جو اس سال قادیان میں عید الاضحیہ کے موقع پر قربانی کا انتظام کرنا چاہتے ہیں وہ فی جانور یکصد ساٹھ تا یکصد ستر روپے کے حساب سے ارسال فرمائیں۔

(۳) بیرونی ممالک سے بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں اُن کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قربانی کا انتظام کر دیئے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے تمام مخلص احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے جانور کی قیمت گیارہ پونڈ ہے۔ اور ڈالر والے کرنسی کے ممالک کم از کم بیس امریکن ڈالر ارسال فرمائیں۔ اس حساب سے دوسرے ممالک کے احباب اپنے اپنے ملک کی کرنسی کا حساب لگا لیں۔ اور براہِ مہربانی بروقت اطلاع بھجوا دیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

بیرنگ یونین کرسچن کالج بٹالہ میں سیمینار ——— بقیہ صفحہ (۱۱)

سکھوں۔ عیسائیوں کے سکالرز اور مہمانوں کی خدمت میں اسلام و احمدیت کا لٹریچر مطالعہ کے لئے پیش کیا گیا۔ جس کو انہوں نے خلوص سے قبول کیا۔ اور سیمینار کے اجلاسات میں جماعت احمدیہ کے لٹریچر کی پیشکش کا ذکر ہوتا رہا۔

اجلاسات کے تینوں دن چائے دکھلانے کے اوقات میں سیمینار کے منتظمین کی طرف سے مدعوین کی ضیافت کا خاطر خواہ انتظام کیا جاتا رہا۔ سیمینار بڑے پُرسکون ماحول اور مذاہب و سکالرز کے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے خوشگوار فضا میں منعقد ہوا۔ جو جناب ڈاکٹر ڈی۔ ایل۔ زنگپال صاحب پرنسپل کالج اور جناب سی۔ او۔ میکلین صاحب ڈائریکٹر شعبہ انسٹی ٹیوٹ آف سکھ سٹڈیز اور دیگر منتظمین کے حسنِ انتظام کا آئینہ دار تھا۔ جس کے لئے ہم ان حضرات کے بیحد ممنون ہیں۔

(خاکسار: عبد القادر دہلوی فاضل نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

نئے خریداری نمبر!

خریداران اخبار بدر یاد رکھیں کہ اُن کے سابقہ نمبر خریداری تبدیل کر کے ان کی از سرِ نو ترتیب دی گئی ہے۔ اور پیشتر ایک ماہ سے جملہ خریداران بدر کو نئے خریداری نمبر سے ہی اخبار بھجوایا جا رہا ہے۔ اس لئے آئندہ اپنا نیا خریداری نمبر یاد رکھیں اور اسی کا حوالہ خط و کتابت اور منی آرڈر کرتے ہوئے دیا کریں۔ اسی طرح اپنے ڈاکخانہ کا پن کوڈ نمبر بھی تحریر کیا کریں تاکہ بدر کی ترسیل میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

مینیجر بدر قادیان

خط و کتابت کرتے ہوئے اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر کیجئے!

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱ ۱۱/۷۸	کوریل	۱۲	۱	۱۳	بھدرواہ	۲۵	۲	۲۷
سری نگر	۲ ۱۱/۷۸	۲	۴	آسنور	۱۳	۴	۱۷	جموں	۲۷	۱	۲۸
ہاری پاری گام	۴	۱	۵	رشی نگر	۱۷	۱	۱۹	پونچھ۔ بشیندرہ	۲۸	۲	۳۰
بیج بہاڑہ۔ اسلام آباد	۵	۱	۶	ماندوجن	۱۹	۱	۲۰	لواہ۔ گورسہائی پٹھانہ تیر	۱ ۱۲/۷۸	۲	۳ ۱۲/۷۸
ناصر آباد	۶	۲	۸	شوپیاں۔ مانلو	۲۰	۱	۲۱	چارکوٹ	۳	۲	۵
شورت	۸	۱	۹	سری نگر	۲۱	۱	۲۲	کالابن کوٹلی	۵	۱	۶
یاڑی پورہ	۹	۱	۱۰	اونہ گام	۲۲	۱	۲۳	بڈھانوں	۶	۲	۸
چک ایرچھ	۱۰	۱	۱۱	زکر پورہ	۲۳	۱	۲۴	جموں	۸	۱	۹
نونہ مئی	۱۱	۱	۱۲	سری نگر	۲۴	۱	۲۵	قادیان	۱۰ ۱۲/۷۸	-	-